الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — شمارہ ۲۷

جمعۃ المبارک ۵؍جولائی ۲۰۰۲ء

۲۳؍ربیع الثانی ۱۴۲۳ ہجری قمری ۵؍وفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی

عمل صالح

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے۔ فرمایا وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی۔ پھر میرے پوچھنے پر فرمایا اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتہا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی کے لئے بدی نہیں چاہی۔ آپؐ تو رحم مجسم تھے۔

تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)۔

بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام میں ہمدردی اگر ہوتی تو آنحضرت ﷺ نے لڑائیاں کیوں کی تھیں؟ وہ نادان اتنا نہیں جانتے کہ آنحضرت ﷺ نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مدافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک ان کے ہاتھوں سے آپ تکالیف اٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عورتیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہیں چھوڑا تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریروں کی شرارت سے مخلوق کو بچایا جائے اور ایک حق پرست قوم کے لئے راہ کھل جائے۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی کے لئے بدی نہیں چاہی۔ آپ تو رحم مجسم تھے۔ اگر بدی چاہتے تو جب آپ نے پورا تسلط حاصل کر لیا تھا اور شوکت اور غلبہ آپ کو مل گیا تھا تو آپ ان تمام آئمۃ الکفر کو جو ہمیشہ آپ کو دُکھ دیتے رہتے تھے قتل کروا دیتے اور اس میں انصاف اور عقل کی رو سے آپ کا پلہ بالکل پاک تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ عُرفِ عام کے لحاظ سے اور عقل اور انصاف کے لحاظ سے آپ کو حق تھا کہ ان لوگوں کو قتل کروا دیتے مگر نہیں، آپ نے سب کو چھوڑ دیا۔ آج کل جو لوگ غداری کرتے ہیں اور باغی ہوتے ہیں انہیں کون پناہ دے سکتا ہے.........باغی کے لئے کسی قانون میں رہائی نہیں۔ لیکن یہ آپ ہی کا حوصلہ تھا کہ اس دن آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم سب کو بخش دیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو نوع انسان سے بہت بڑی ہمدردی تھی۔ ایسی ہمدردی کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اس کے بعد بھی اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا تو اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا؟

یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہم خود دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دُکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان کی ہزار خطائیں بخشنے کو اب بھی تیار ہیں۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الدھر:۹) ۔ وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو مَیں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت رنج ہوتا ہے جب مَیں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ مَیں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۴ تا ۲۸۶)

ہمارا خدا ہر ایک چیز کا نور اور زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا ہے۔

مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ مومن کی قوت ممیّزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔

جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۱؍جون ۲۰۰۲ء

(لندن ۲۱؍جون) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے موضوع پر لغت عربی اور آیات قرآنی اور احادیثِ نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں مختلف امور کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ نور ایسی پھیلی ہوئی روشنی کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ دو قسم کا ہے دنیوی اور اخروی۔ دنیوی نور کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک ایسا نور جسے صرف بصیرت سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسے نورِ عقل، نورِ قرآن وغیرہ۔ دوسرے ایسا نور جس کو ظاہری آنکھ سے بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جیسے سورج، چاند، ستارے اور دوسرے روشنی دینے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

کوٹلی (آزاد کشمیر) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر روک دی گئی

چار احمدی مسلمانوں پر مقدمہ۔ایک گرفتار

(پریس ڈیسک): آزاد کشمیر پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ بندیال کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں اپنی جگہ پر نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد تعمیر کر رہی تھی کہ مخالفین نے مورخہ ۱۰رمئی ۲۰۰۲ء کو تھانہ کوٹلی میں زیر دفعات 298/B،34،447/188 تعزیرات پاکستان چار احمدی مسلمانوں مکرم شیر محمد ولد محمد صدیق ساکن بندیال کالونی، محمد لطیف، ارشد محمود ولد محمد اکبر ساکن بنی کالونی اور محمد بشیر ولد محمد وزیر کے خلاف ایک مقدمہ درج کرلیا ہے۔پولیس نے مکرم شیر محمد صاحب کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ باقی تین افراد کی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی گئی ہے۔

ان کے خلاف ایک مخالف سلسلہ محمد شعیب ہاشمی نے پولیس میں ایک تحریری درخواست دی تھی جس میں لکھا کہ احمدی بندیال کالونی میں مورخہ ۸رمئی ۲۰۰۲ء سے اپنی عبادتگاہ تعمیر کر رہے ہیں اور کھدائی وغیرہ کر رکھی ہے حالانکہ علاقہ میں زیادہ تر سُنّی مسلمان رہتے ہیں۔

اُس نے یہ بھی لکھا کہ احمدی اپنی عبادتگاہ تعمیر کر کے اسے مسجد کا نام دینا چاہتے ہیں اس طرح وہ ان کے مذہب کو دھچکا لگانا چاہتے ہیں جو کہ خلاف قانون کارروائی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ ان کی عبادتگاہ کی تعمیر کو رُکوا دیا جائے اور مذکورہ بالا چاروں افراد کے خلاف عبادتگاہ تعمیر کرنے کے سلسلہ میں قانونی کارروائی کی جائے۔ مسجد کی تعمیر بھی روک دی گئی ہے۔

احباب جماعت سے پاکستان اور آزاد کشمیر کے احمدی مسلمانوں کے لئے دعا کی خاص طور پر درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے خود نپٹے جو مساجد سے روکتے ہیں اور ان کی ویرانی کے درپے ہیں اور ان فتنہ انگیزوں کے شر سے تمام احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔

سگریٹ نوش اور ان کے قریب بیٹھنے والے کئی قسم کے کینسر کا شکار بن سکتے ہیں

پہلے خیال تھا کہ خود سگریٹ پینے یا سگریٹ پینے والوں کے قریب اٹھنے بیٹھنے والوں کو صرف پھیپھڑوں کا کینسر ہو سکتا ہے لیکن اب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے ایک شعبہ کے سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ سگریٹ کا دھواں جسم کے اندر جانے سے صرف پھیپھڑے ہی نہیں بلکہ جگر، معدہ، گردے اور لیکومیا کے کینسر ہونے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔سگریٹ نوشوں کے پاس بیٹھنے والوں (سیکنڈ ہینڈ سگریٹ نوشوں) کو کینسر ہونے کا خطرہ بیس تا تیس فیصد بڑھ جاتا ہے۔ دوسروں کے اندر سے خارج کردہ دھواں Carcinogenic ہوتا ہے یعنی اس میں کینسر پیدا کرنے والا مادہ پایا جاتا ہے۔

سگریٹ پینے کی وجہ سے دنیا بھر میں تیس لاکھ اور اکیلے آسٹریلیا میں ۱۹,۰۰۰ لوگ ہر سال بوجہ کینسر جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ سگریٹ نوش (Active Smokers) اور دوسروں کا اُگلا ہوا دھواں نگلنے والے (Passive Smokers) جو اس بلا سے ۲۰۰۰ میں آسٹریلیا میں موت کا شکار ہوئے ان میں ۴۴۴ معدہ کے کینسر سے، ۱۹۹ جگر کے کینسر سے، ۸۸ رحم کے کینسر سے، ۲۸۹ گردوں کے کینسر سے، ۴۶۵ لیکومیا (خون کے سفید ذرات کی زیادتی) اور تقریباً سترہ ہزار پھیپھڑوں کے کینسر سے جاں بحق ہوئے۔

(مرسلہ: خالد سیف اللہ آسٹریلیا)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶ر، ۲۷ر، ۲۸رجولائی ۲۰۰۲ء بمطابق جمعہ، ہفتہ، اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا۔انشاءاللہ

احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔دُعا سے الہام ملتا ہے۔دُعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"۔(ملفوظات جلد نمبر ۱)

غزل

عہدِ نجات لائی زمانے کی جست کیا
اب کوئی آدمی نہیں خنجر بدست کیا

بارود کے دھوئیں میں ہو مکفون جب چمن
خوشبو کرے گی شہر کی گلیوں میں گشت کیا

کوٹی تھی کامران یزیدی سپاہ بھی
لیکن حسینؓ کو ہوئی پھر بھی شکست کیا

مرشد کی اک نگاہ سے دنیا بدل گئی
اب اور پوچھتے ہو مری سرگزشت کیا

سب کچھ فریب چشم ہے جس ذات کے سوا
ڈھونڈو اسے جمیلؔ غم بود و ہست کیا

(جلیل الرحمن جمیلؔ)

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

والے اجسام۔اللہ تعالیٰ نے اپنا نام نور اسی لئے رکھا ہے کہ وہی ہے جو روشنی بخشنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتے جاتے ہیں۔ مومن کی قوت متمیّزہ بڑھتی جاتی ہے اور وہ اپنی حالت میں دن بدن نمایاں تبدیلی پاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو ﴿یُخرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّور﴾ کا مصداق ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔پس اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑلو اور اس سے چمٹے رہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز کا نور اور زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا ہے۔ وہی ہر یک طرح سے مبدء جمیع فیوض ہے اور وہی زمین اور آسمان کا خالق اور احسن الخالقین ہے۔اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی ہے اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

ایک حدیث کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوسلمہؓ کی وفات پر جب لوگ آہ وبکا کر رہے تھے فرمایا کہ اپنے لئے صرف بھلائی کی دعا کرو۔ آپ نے اس موقع پر حضرت ابوسلمہؓ کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اے رب العالمین ہمیں بھی بخش دے اور اسے بھی بخش دے اور اس کی قبر اس کے لئے وسیع فرمادے اور اس میں اس کے لئے نور رکھ دے۔ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ اہل قبور کی قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور میرے ان کے لئے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ قبروں کو ان کے لئے روشن کردیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اسلام کے دل کو شیشۂ مصفّٰی سے تشبیہ دی ہے جس میں کسی نوع کی کدورت نہیں۔یہ نور قلب ہے۔پھر آنحضرتؐ کے فہم وادراک وعقلِ سلیم اور جمیع اخلاقِ فاضلہ جبلّی وفطرتی کو ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی جس میں بہت سی چمک ہے اور جو ذریعہ روشن چراغ ہے۔یہ نور عقل ہے۔پھر ان تمام نوروں پر ایک نور آسمانی ہے جو وحی کا نزول ہے آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نورِ وحی ہرگز نہیں پاتا۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا بھی ذکر فرمایا جن میں ذکر ہے کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"

دعوتِ اسلام کا صد سالہ عالمی سفیر

پس منظر، چھ ادوار اور ان کی خصوصیات، مدیران، مصنفین اور زبردست اثرات

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

(دوسری قسط)

مقاصد رسالہ ہذا

"اس رسالہ کے جاری کرنے سے ہماری غرض مشترک یہ ہے کہ دنیا کو اخلاقی اور اعتقادی اور علمی اور عملی سچائی کی طرف کھینچا جائے۔ اور نیز یہ کہ وہ ایک خاص کشش سے ایسے طور سے کھینچے جائیں کہ ان امور کی بجا آوری میں ان کو ایک قوت حاصل ہو کیونکہ یہ مسئلہ نہایت سچا اور قابل قدر ہے کہ محض نیکیوں کا علم ہونا نیکیوں پر قائم نہیں کر سکتا۔ بلکہ ہر یک زمانہ میں ایک ایسے وجود کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو قدرتی طور پر ایک کشش کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں اس قدر پادری موجود نہ تھے جواب موجود ہیں۔ اور اس قدر فلاسفر پائے نہ جاتے تھے جواب پائے جاتے ہیں۔ اور دین کی اشاعت کے لئے اس قدر مال موجود نہ تھا جواب موجود ہے۔ مگر باوصف ان تمام اسباب کے جو عیسائیت کی طرف کھینچنے کے لئے جابجا نظر آرہے ہیں۔ پھر باعث حقیقی کشش کے نہ ہونے کے حقیقی تقویٰ اور پاکیزگی کا وجود ٹھیک ٹھیک انجیل کی منشاء کے موافق ہونا چاہئے مفقود ہے۔ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں داخل ہوتے ہی ایسے قابل نفرت نظارے دکھائی دیتے ہیں کہ اگر حضرت مسیحؑ دوبارہ زندہ ہوکر ان شہروں کا سیر فرماتے تو بہت تعجب کرتے کہ اس بے قیدی اور عیاشی اور نفس پرستی سے زندگی بسر کرنے والے اور دنیا سے دل لگانے والے کیونکر اپنے تئیں ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ پس بلاشبہ وہ زمانہ جبکہ ایک پاک کشش کا وجود عیسائیوں کی جماعت میں موجود تھا۔ یعنی یسوع مسیح وہ اور قسم کی تاثیرات اپنے اندر رکھتا تھا اور اب یہ زمانہ اور قسم کی طرز پر چل رہا ہے۔ اس قدر تفاوت اور فرق کا کیا سبب ہے۔ اس قدر انقلاب کن وجوہ سے پیدا ہو گیا ہے اور اب اس حقیقی پرہیزگاری سے اکثر لوگ الگ ہو کر بیقیدی اور شراب خوری اور عیاشی اور مستانہ زندگی کے کیوں عادی ہو گئے ہیں اس کا کیا سبب ہے اور کیوں وہ لوگ دنیا کی فراہمی کے لئے حد سے زیادہ مصروف پائے جاتے ہیں۔ جن کو انجیل میں کل کا فکر کرنے کی ممانعت تھی اور کیوں ایسی قوم میں ہزارہا کسبیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن کی کتاب میں یہ لکھا تھا کہ جو شخص ایک نامحرم عورت کو بدنظری سے دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اس سے زنا کر چکا۔ اور کس وجہ سے ایک یورپین عیسائی جو مثلاً انگلستان کا رہنے والا ہے زنا کے ارتکاب سے جو ایک بے شوہر عورت سے وقوع میں آوے کسی جرم کا مرتکب سمجھا نہیں جاتا۔ لیکن اگر ایسی عورت سے شادی کر لے تو مجرم ہے۔ کیا ایک پاک کانشنس شہادت دے سکتا ہے کہ حضرت مسیح کا یہی منشا تھا اور کیا ابراہیم، یعقوب، موسیٰ، داؤد، سلیمان خدا کے مجرم تھے اور قابل سزا، جنہوں نے تعدد ازدواج کے طریق کو موت تک نباہا۔ اور کیا جس حد تک یورپ میں شراب نوشی کی ترقی ہو رہی ہے حضرت مسیح کا یہی منشاء تھا۔ کیا ان تعلیموں کا ٹھیک ٹھیک عمل ہو رہا ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دو۔ پھر ان تمام باتوں کا کیا سبب ہے؟ کیا یہی نہیں کہ وہ وجود مبارک عیسائیوں میں موجود نہیں جو حواریوں کے عہد میں موجود تھا۔ مسیح تو آسمان پر نہیں گیا بلکہ جیسا کہ ثابت کیا گیا ہے اس کی مقدس لاش سرینگر کشمیر محلہ خانیار میں مدفون ہے۔ مگر یہ سچ ہے کہ وہ کشش جو اس کے وجود کے ساتھ نازل ہوئی تھی آسمان پر چلی گئی ہے۔ اور نبیوں کی کتابوں میں ہے کہ ایک مرتبہ پھر وہ کشش ایک اور مظہر لے کر زمین پر نازل ہو گی جس سے یہ سمجھا جائے گا کہ دوبارہ مسیح آسمان سے نازل ہو گیا۔ ان باتوں کے ذکر کرنے کا ایک اور موقع ہے۔ اس جگہ تو صرف ہمارا یہ مطلب ہے کہ اخلاقی اور اعتقادی اور عملی نیکیوں کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے صرف کتابیں کافی نہیں ہے اور نہ ایسے لوگ کافی ہیں کہ بازاروں میں نیکی اور راستبازی کا وعظ کریں اور پھر جب گھر میں آویں تو چند گلاس شراب کے پی کر صبح دس بجے تک خبر نہ ہو کہ کہاں ہیں۔ یہ سچ ہے کہ جو آسمان سے آتا ہے وہی آسمان کی طرف لیجا سکتا ہے۔ اور جو خود دیکھتا ہے وہی دکھا سکتا ہے اور جو شخص ایک پاک تبدیلی کے رنگ میں آتا ہے وہی تبدیلی کرا سکتا ہے۔ خدا کے وجود کا راز نہایت مخفی ہے۔ اس راز پر اُسی حالت میں اطلاع ہو سکتی ہے کہ جب انسان گندی زندگی سے نکل کر ایک پاک زندگی حاصل کرتا ہے۔ اس صورت میں وہی سوال پھر پیدا ہوتا ہے کہ کیونکر گندی زندگی سے نکلے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ان فوق العادت تبدیلیوں کے لئے ایک صاحب کشش کا وجود ضروری ہے یعنی وہ وجود جو نہایت پاک اور صاف ہونے کی وجہ سے استعارہ کے رنگ میں خدا کا مظہر کہلاتا ہے، جو زہریلے مادوں کو دور کرتا اور ان کے عوض میں ایک جان بخش تریاق عطا فرماتا ہے۔ جو سفلی عادتوں کو دور کرتا اور خدا کے پاک اخلاق سے ظلی طور پر حصہ بخشتا ہے۔ شمس اور قمر کے دائمی دورہ پر غور کرو اور پھر سمجھو کہ تازہ روشنی پانے کے لئے ہمیں ہر صبح تازہ طلوع کی ضرورت ہے۔ کل کا آفتاب آج ہمارے کام نہیں آسکتا۔ آج کے لئے آج کا آفتاب چاہئے۔ مثلاً وہ بزرگ جو پلاطوس کے زمانہ میں یہودیوں میں اٹھا تھا وہ بھی آفتاب تھا مگر صرف ان دنوں تک جبکہ اس کی کشش دلوں کو محسوس ہوتی تھی جبکہ وہ اپنے لوگوں میں ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتا تھا۔ اب وہ آفتاب تو ہے مگر غروب شدہ، اسی وجہ سے وہ روشنی جو اس کو دی گئی تھی اور وہ چمک جو ہیرے کے ٹکڑہ کی طرح اس میں محسوس ہوتی تھی اس کا اس کے نام لینے والوں میں نام و نشان نہیں۔ اس چمک کا انسان خدا تو نہیں ہوتا مگر خدا اس سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ وہ الٰہی طاقتوں کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا کی نادر اور مخفی قدرتیں جو عام طور پر ظاہر نہیں ہوتیں ایسے شخص کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ایسے شخص خدا کے مظہر اور اوتار اور خلیفہ کہلاتے ہیں۔ یعنی الٰہی طاقتوں کے دکھلانے میں خدا کی گدی پر بیٹھتے ہیں۔ خدا ایک ہے اور واحد لاشریک مگر ایسے لوگ ہزاروں دنیا میں ہو گزرے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک منہ ہزار آئینہ میں ہزار دکھائی دے سکتا ہے، مگر پھر بھی وہ ہزار نہیں بلکہ ایک منہ ہے۔ یہ دنیا ایک انعکاسی تماشا اپنے اندر رکھتی ہے یا یوں سمجھو کہ خدا اور شیطان کا مونہہ دیکھنے کے لئے ایک شیش محل ہے۔ بعض شیشوں کے مقابل خدا کھڑا ہو گیا۔ پس بالضرورت خدا کا چہرہ ان میں دکھائی دیا۔ اور بعض شیشوں کے مقابل شیطان آ موجود ہوا۔ ان میں شیطان کا چہرہ دکھائی دیا۔ مگر ان اظلال سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ وہ خدا ہیں۔ خدا ایک ہے مگر یہ ہزار ہیں۔ ہزاروں خدا کے مظہر ہیں اور ہزاروں شیطان کے مظہر۔ یہ ادب سے دُور اور واقعہ کے مخالف ہے جو شیطان کے کامل مظاہر میں کثرت سے رکھی جائے۔ اور خدا کا کامل مظہر صرف ایک ہے۔ خدا نے آدم کو پیدا کر کے اپنا مظہر بنایا اور بعد میں شیطان نے قابیل کو اپنا ظل کہہ دیا۔ اس وقت سے اظلال الرحمٰن اور اظلال الشیطان کا سلسلہ چلا آیا ہے۔ سو کسی ایک میں خدا کے مظہر کو محصور رکھنا غلطی ہے۔ ہر یک زمانہ تازہ مظہر کا محتاج ہے۔ جیسا کہ تازہ روشنی کا اور جب کسی قوم میں مظہر الٰہی باقی نہیں رہتا تو وہ قوم دنیا کی طرف جھک جاتی ہے۔ اور گناہ اور ناپاکی سے رُک نہیں سکتی۔ شہادت کے لئے واقعات خارجہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جیسا کہ مَیں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح اپنے شاگردوں میں موجود تھے اس وقت کیسی دن رات ان لوگوں کی خدا کی طرف ربودگی تھی اور جب حضرت مسیح دنیا میں نہ رہے اور نہ ان کے شاگرد رہے تب دن بدن انقلاب پیدا ہوتا گیا۔ یہی اسلام کا حال رہا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی نہایت زبردست کشش نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی سے چھوڑا کر خدا پرست بنایا تھا۔ بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب کو مسلوب کر دیا تھا۔ اور وہ خدا کو دیکھنے لگے تھے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔ انہوں نے کامل اخلاص سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور بتوں کی عزت مٹانے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ ان کے اخلاص کی برکت نے فتوحات ملکی میں وہ کام کئے جو اعلیٰ درجہ کی توپوں سے بھی اس زمانہ میں ہو نہیں سکتے۔ جب ہم اس بات کا خیال کریں کہ جب وہ خدمت پر لگائے گئے تب عرب کے کفر اور بت پرستی کی کیا حالت تھی۔ اور جب وہ خدمت کو ادا کر چکے تو کیسی تبدیلی ظہور میں آئی۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ان میں سچائی اور سرگرمی کی فی الواقع روح پھونکی گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی پاک سرگرمی نے فوق العادت کا ان میں اثر ڈالا تھا۔ وہ ہر ایک فسق و فجور سے ایسے مجتنب تھے گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں اور نیکی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے پر حریص تھے۔ پھر جن لوگوں نے ان راستبازوں کو دیکھا اور زیادہ لوگ جنہوں نے ان دیکھنے والوں کو دیکھا وہ بھی نسبتاً آئندہ نسلوں کے عام آدمیوں سے ایسے ممتاز تھے کہ اگر وہ انکا زمانہ پاتے تو ان کو مسلمان نہ سمجھتے۔ اس کا سبب کیا تھا۔ وہی سبب تھا یعنی کشش کرنے والے وجود کا موجود ہونا۔ یا اس کا زمانہ قریب ہونا۔ پھر بعد اس کے وہ اس تقویٰ پر قائم نہ رہے جس پر قرون ثلثہ کے لوگ قائم تھے۔ اگرچہ چار باتوں میں مسلمان اب تک عیسائیوں کی نسبت عمدہ حالت میں ہیں۔ (۱) یعنی وہ حقیقی خدا پر ایمان رکھتے ہیں، کسی مخلوق کو خدا نہیں بتایا۔ (۲) شراب خوری جو اخلاق کی سخت دشمن اور ام الخبائث ہے اس میں عیسائیوں کی طرح ترقی نہیں کی بلکہ بہت کم اور ایسے کم کہ گویا نہیں۔ (۳) ایسا ہی قمار بازی میں بھی ان میں نسبتاً نہایت کمی پائی جاتی ہے۔ (۴) ایسا ہی نسبتی طور پر خدا نے ان کے مردوں اور عورتوں کو بدکاری سے بہت محفوظ رکھا ہے۔ اس کا یہ سبب ہے کہ ایسے وجودوں کا سلسلہ کبھی بھی ان سے مفقود نہیں ہے جو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ ہاں صاحب کشش کے مفقود ہونے کے زمانہ میں ان کی حالت پرہیزگاری بھی کمی پر آجاتی ہے۔ ان تمام واقعات سے ثابت ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے کہ جب ایسا زمانہ گزر جائے جس میں صاحب کشش پیدا ہونا چاہئے، جو تاثیروں کو پھر قائم کر کے تمام پیروی کرنے والی روحوں کی گاڑیوں کے لئے انجن کی طرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ وہ اصل الاصول ہے جو تمام مرکز ہدایت اسی پر گھومتا ہے اور تمام نبیوں کا اسی پر اتفاق ہے کہ پاک تبدیلی کے لئے ایسے صاحب کشش کا ہونا ضروری ہے جو متفرق لوگوں کو ایک سوسائٹی کے رنگ میں لاتا ہے اور دو مضبوط رشتے ان میں قائم کرتا ہے۔ (۱) ایک خدا سے کہ وہ اس سے ایسا کامل تعلق کر لیتے ہیں کہ اُسی کے ہو جاتے

ہیں۔(۲) اور ایک رشتہ باہمی جو ان کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیتا ہے۔ لیکن یہ سوال کہ وجود جاذب میں جو صاحب کشش ہے کیا چیز ہوتی ہے۔ جس سے وہ لوگوں کو اپنی ذاتی خاصیت سے سچائی کی طرف کھینچتا ہے۔ اس کا جواب خدا کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وجود جو انسانوں کو سچائی کی طرف کھینچتا ہے وہ دو قسم کے کمال اپنے اندر رکھتا ہے۔ (۱) ایک یہ کہ خداتعالیٰ کی جناب میں اپنی کامل محبت کے ساتھ وہ ایسا محو شدہ ہوتا ہے کہ بباعث تجاذب طبعی کے الٰہی انوار اس کو اپنے اندر لے لیتے ہیں۔ اور جیسا کہ مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑہ بھڑکتی ہوئی آگ سے متاثر ہو کر آگ کی صورت پر آجاتا ہے ایسا ہی ظلی طور پر اس سے بھی اچھے خواص صادر ہونے لگتے ہیں۔ ابتدا یہ ہوتا ہے کہ اس کی روح سفلی زندگی سے بیزار ہو کر طبعاً چاہتی ہے کہ تاریکی کے کرہ سے باہر آوے۔ تب اس کی طبیعت کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ تاریکی کے تعلقات کو توڑتا ہے اور ہر ایک روک جو اس میں اور اس کے خدا میں ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ارضی کثافت سے اپنی روح کو الگ کر دیتا ہے اور بیوفائی اور خود نمائی اور خود پرستی اور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ کی امید اور خدا کی راہ میں اپنی نفسانی اغراض کو مدنظر رکھنا جو کثافت کی جڑھ ہے اپنے نفس سے دور کر دیتا ہے۔ تب اس کا نفس ایک پانی کے قطرہ کی طرح خداتعالیٰ کی طرف بہتا ہوا چلا جاتا اور آخر اس بحرِ وحدت سے پورا قرب حاصل کر کے الٰہی اخلاق سے پورا حصہ لے لیتا ہے۔ اور انجام کار اس موافقت تامہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس طرح خدا اپنی نوع انسان سے طبعاً محبت کرتا اور ان کی بھلائی چاہتا ہے۔ یہ بھی اسی طرح طبعاً بنی نوع سے محبت کرتا اور ان کے دین اور دنیا کے متعلق بھلائی چاہتا ہے۔ اور انسانوں کی ہمدردی کے لئے ایک سادہ دل اس کو دیا جاتا ہے جس میں کوئی پیچ اور بل چھل نہیں ہوتا۔ اور اس کے کلام میں کسی ہار جیت کا خیال مقصود نہیں ہوتا اور محض رہنمائی اور ہمدردی کا جوش ہوتا ہے اور سچی ربوبیت اور سچی رحمت اور سچی عدالت اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اور جس طرح آئینہ میں ایک تصویر منعکس ہو جاتی ہے اسی طرح الٰہی اخلاق کی تصویر اس کے اندر منقش ہو جاتی ہے۔ اور ان معنوں سے واقعی طور پر وہ خدا کا خلیفہ بن جاتا ہے۔ تب وہ خدا جو کسی استعداد کو ضائع کرنا نہیں چاہتا اس کامل اسان میں افادہ اور ہمدردی مخلوق کی صفات پا کر زمین کے لوگوں کی طرف اپنے حکم سے اس کو روانہ کرتا ہے تا ان کو آغوش تربیت میں لے کر سفلی زندگی سے نجات بخشے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت اشارہ کر رہی ہے ﴿دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی﴾ یعنی وہ انسان کامل جس پر قرآن نازل ہوا وہ خدا سے اس قدر نزدیک ہوا کہ آخر الٰہی اخلاق سے معمور ہو کر دنیا کی طرف ان کی اصلاح کے لئے اس کو لوٹنا پڑا اور چونکہ دو جوش اس کی فطرت میں کامل طور پر موجود تھے۔ ایک خدا کی محبت کا جوش اور دوسری مخلوق کی ہمدردی کا جوش اس لئے اس کا نفسی نقطہ دو قوموں کے اندر واقع ہو گیا اور جیسا کہ ایک خطِ وتر دو قوسوں کے اندر ہوتا ہے ایسا ہی اس نے بھی قوس ربوبیت اور قوس مخلوقیت کے عین وسط میں جگہ لی اس طرح پر۔

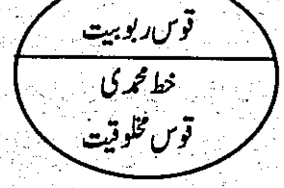

غرض یہ وہ فلاسفی ہے جو مسئلہ خلافت کی حقیقت کو کھولتی ہے۔ خدا نے جس قدر نبیوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ پہلے اُن کو اس امتحان میں پاس یافتہ قرار دے کر پھر روانہ فرمایا ہے۔ یہ کہنا غلطی ہے کہ وہ لوگ آپ ہی ظلمت اور تاریکی میں گرفتار تھے اور اس لائق نہ تھے کہ دوسروں کو درست کر سکتے۔ کیا انسانی گورنمنٹیں ایسا کر سکتی ہیں کہ ایک نالائق اور بد چلن کو جس کا کچھ نیک اثر نہ پڑ سکے بلکہ الٹا اثر پڑے عنان حکومت بطور نیابت اس کے سپرد کر دیں۔ پھر خدا کا انتخاب کیوں قابل اعتراض ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا ان لوگوں کو جو آسمان سے آتے ہیں نہیں پہچانتی۔ کیونکہ وہ دنیا میں سے نہیں ہوتے اس لئے اندھوں کے آگے نکتہ چینیوں کے نشانہ بنتے ہیں۔ چونکہ نور اور ظلمت کی ابتدا سے دشمنی ہے اس لئے ظلمت نہیں چاہتی کہ نور آوے اور زمین کے گوشوں کو منور کرے۔ ظلمت کے فرزند نور سے بغض رکھتے ہیں۔ اس لئے نور ایک بڑی روحانی لڑائی کے بعد آخر فتح پاتا اور ظلمت کا دخل و قبض اٹھا دیتا ہے۔ اور یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ یہ انتظام نائبوں کے پہنچنے کے آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ سچ ہے کہ خدا اب بھی یہی چاہتا ہے کہ لوگ بدی کو چھوڑیں اور ہر ایک پہلو سے راستبازی سے کام لیں۔ تو اب بھی ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو اپنے اندر نیکی کی طرف کھینچنے کی کشش رکھتا ہو۔ جس میں الٰہی صفات موجود ہوں جس کی زندگی دوسروں سے ایک کھلا کھلا فرق رکھتی ہو۔ جس کی تعلیم میں کشش ہو۔ جس میں فوق العادت نشان ہوں۔

سو ہم سب سے اوّل اس رسالہ میں یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا مصلح اس وقت کون ہے اور پھر ہمارے اس رسالہ کے اغراض میں سے **دوسری غرض** یہ ہے کہ وہ مصلح کن دلائل اور نشانوں کے ساتھ اپنے تئیں منجانب اللہ ظاہر کرتا ہے۔

پھر **تیسری غرض** یہ ہے کہ اس کی اخلاقی تعلیم کیا ہے۔

چوتھی غرض یہ ہے کہ وہ کن اعتقادات کو سکھلاتا ہے اور کن سے منع کرتا ہے۔

پانچویں غرض یہ ہے کہ وہ کن کن علوم اور معارف کو لایا ہے اور اس کے معارف کس الٰہی کتاب کے موافق ہیں۔ اور اس سے نکلتے ہیں۔

چھٹی غرض یہ ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لئے عمل اور سلوک کا وہ کیا راہ سکھلاتا ہے۔

یہی ستہ ضروریہ اصل اغراض اس رسالہ کے ہونگے۔ ماسوائے اس کے یہ رسالہ ہر یک اس اعتراض کا جواب دے گا جو اسلام پر یا قرآن شریف پر یا آنحضرت ﷺ پر یا امام الوقت پر کئے جاتے ہیں۔ اور مناسب وقت دوسرے متفرق اخبار یا ملکی رائیں بھی لکھتا رہے گا۔ اور ان تمام بیجا اور نادرست باتوں کا مقابلہ کرے گا۔ جو حقوق عباد یا حقوق خدا کو تلف کرتیں اور سچائی کا خون کرتی ہیں۔ اور کوئی نیا امر جواب ذہن میں نہیں جب پیش آئے گا اس کا لکھنا بھی اس رسالہ کا فرض ہوگا۔

(ریویو آف ریلجینز جنوری ۱۹۰۲ء)

مسیح وقت کی قوت قدسی اور توجہ روحانی کا بے مثال اعجازی نشان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی انقلاب آفریں اور حقیقت افروز تحریرات اور اس کی روشنی میں احمدیت کے جدید کلام پر مشتمل مباحث چونکہ اس معرکہ آراء انگریزی میگزین کی زینت ہوتی تھیں اس لئے ابتدائی مہینوں میں ہی اس رسالہ نے اپنی عظمت اور جلالت شان کا سکہ بٹھا دیا۔ علاوہ ازیں مسیح دوران کی قوت قدسی اور توجہ روحانی کا یہ بیمثال اعجازی نشان بھی جلوہ گر ہوا کہ رسالہ کی فصیح و بلیغ انگریزی زبان خود انگریزی بھی ورطۂ حیرت میں پڑ گئے حتی کہ بعض کو یہ دھوکہ ہو گیا کہ اس کا ایڈیٹر دراصل کوئی بلند پایہ انگریز ریسرچ سکالر ہے جسے بانیٔ احمدیت نے اپنے پاس چھپا رکھا ہے۔ چنانچہ "دی کلکتہ ریویو" (The Calcutta Review) کے انگریز ایڈیٹر نے اپریل ۱۹۰۲ء کے ایشو میں یہ نہایت دلچسپ تبصرہ کیا کہ:

"One word more and that to my friend the Mirza.He will see from the above how he may be a true reformer among his own body and also have the sympathy and good will of Christians: by standing in and occupying, the same position of Muhammad, and as in his Quran. From the evidence of *English idioms*-piculiarly English, and never used by strangers, it is clear as daylight to anyone that his deliverance in this newly started *Review of Religions* are written or concocted by a European- an Englishman (herein again, curiously enough, reproducing exactly Muhammad and his Syrian Christians "Archangel Gabrael!"). To the European "behind the scenes" we say, remember the old "Archangel Gabrael's" fate.! His motive may be good, but he is in a false way, and he can only come to hurt (though it may not be the sudden and compulsory death of his predecessor): let him take heed in time."

(بحوالہ "ریویو آف ریلیجنز" اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۹۰)

خلاصہ اس تبصرہ کا یہ تھا کہ انگریزی محاورات کی شہادت سے خالص انگریزی محاورے جن کو کوئی اجنبی آدمی استعمال کر ہی نہیں سکتا یہ اظہر من الشمس ہے کہ اس نئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ یورپین کی قلم سے نکلتا ہے جو انگریز ہے۔ اور یہ نقشہ جو اب ہمارے سامنے ہے بعینہٖ محمد (رسول اللہ ﷺ) اور ان کے مددگار شامی عیسائی کی جس کو وہ جبرائیل کہتے تھے نقل ہے۔ اس یورپین کو جو پردے کی اوٹ میں چھپا ہوا کام کر رہا ہے ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ پرانے جبرائیل (یعنی اس کے اختراع کردہ شامی عیسائی) کے انجام کو خوب سوچ لو۔ اگر اس یورپین کی نیت نیک بھی ہو تب بھی وہ جھوٹے راستہ پر پڑا ہوا ہے اور انجام کار یقیناً اس کو کوئی دکھ اور مصیبت پہنچے گی.......... اس لئے ہماری نصیحت اس انگریز کو یہی ہے کہ ابھی وقت ہے اسے ہوشیار ہو جانا چاہئے"۔

۷ر نومبر ۱۹۰۶ء کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک خطاب عام میں ارشاد فرمایا کہ "ریویو کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایک لائق اور فاضل آدمی ہیں، ایم۔اے پاس ہیں اور اس کے ساتھ دینی مناسبت رکھتے ہیں۔ ہمیشہ اول درجہ پر پاس ہوتے رہے ہیں اور ای۔اے۔سی۔ میں ان کا نام درج تھا مگر سب باتوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھ گئے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ خداتعالیٰ نے ان کی تحریر میں برکت ڈالی ہے"۔ (ملفوظات حصہ پنجم طبع جدید صفحہ ۸۱)

باقی صفحہ نمبر ۹ ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad ,BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی رسالت اور نبوت کے ثبوت پر قانون فطرت جو خدا کا فعل ہے گواہ ہے اور کتاب سابق کا علم بھی کافی گواہ ہے۔

محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو ہرگز کسی کام کا نہیں

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ، لغت و تفاسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے
اللہ تعالیٰ کی صفت الشہید اور الشاہد کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۳۱؍مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳۱؍ہجرت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

پچھلے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت اَلشَّهِيْد اور اَلشَّاهِد کے کچھ معانی بیان کئے گئے تھے۔ آج اس کے بعض معانی کا ذکر کیا جائے گا جو کہ عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب کے مصنف نے تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: اَلشَّهِيْد اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اَلشَّهِيْد ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہ ہو۔ کسی بھی چیز کا علم رکھنے والے کو اَلْعَلِيْم کہتے ہیں۔ اگر یہ علم باطنی علوم کے بارہ میں ہو تو ایسی ہستی کو اَلْخَبِيْر کہیں گے اور اگر یہ علم صرف ظاہری امور سے متعلق ہو تو ایسی ہستی کو اَلشَّهِيْد کہتے ہیں۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ اَلشَّاهِد ایسے صاحب علم کو کہتے ہیں جو اپنے معلوم علم کی بنا پر بات کرتا ہے اور اَلشَّهَادَة قاطع اور یقینی خبر کو کہتے ہیں اور شَهِدَ شَاهِدٌ عِنْدَ الْحَاكِمِ کے معنے ہیں اس نے قاضی کے سامنے اس بات کا بیان دیا جو وہ جانتا ہے۔

اَلشَّاهِد اور اَلشَّهِيْد کا مطلب ہے حاضر اور موجود۔ اس کی جمع شهداء آتی ہے۔

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کا مطلب ہے کہ جو تم میں سے اس ماہ میں حاضر اور موجود ہو (اور مسافر نہ ہو) تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

لسان العرب کے مصنف مزید لکھتے ہیں کہ:-

شہید خدا کے رستہ میں مارے جانے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح شہید کا ایک معنی "زندہ" کے بھی ہیں یعنی وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں۔ فرمایا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ گویا ان کی روحیں زندہ ہونے کی حالت میں دارالسلام میں حاضر کر دی گئی ہیں جبکہ دوسروں کی ارواح کا وہاں جانا قیامت کے دن تک مؤخّر ہے۔

بعضوں نے کہا ہے کہ شہید کو اس لئے شہید کہتے ہیں کہ فرشتے اُس کے جنت میں جانے پر گواہ ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اس لئے اُسے شہید کہنے سے مراد ہے کہ گویا وہ حاضر اور موجود ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیونکہ رحمت کے فرشتے اُس کے ساتھ ہیں اس لئے اُسے شہید کہا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرتے دم تک خدا تعالیٰ کے حق میں سچی گواہی پر قائم رہنے کی وجہ سے اسے شہید کہا گیا ہے۔ (لسان العرب)

عرف عام میں جسے شہید کہتے ہیں اور جس کی طرف "لسان العرب" کی اِس لغوی بحث کے آخر میں اشارہ کیا گیا ہے، اب اُنہی معنوں کی مزید وضاحت کے لئے چند احادیث پیش کرتا ہوں جن کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی صفت "الشھید" اور "الشاھد" کا حسب سابق مزید ذکر کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ مسند احمد بن حنبل میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء، باب جنت کے قریب ایک شفاف اور چمکتے ہوئے دریا کے کنارے، ایک گنبد نما محل میں ہونگے۔ ان کا رزق ان کے پاس جنت میں سے صبح و شام آئے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص بھی جس کی اللہ کے ہاں کوئی نیکی (محفوظ) ہوتی ہے، جب وہ مرتا ہے تو دوبارہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا سوائے شہید کے۔ شہید اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ لوٹ کر جائے اور پھر مارا جائے۔ اور وہ یہ خواہش اس فضیلت کی بناء پر کرتا ہے جو وہ درجہ شہادت میں دیکھتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے، وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی۔ کتاب الدّیات)

حضرت سَهْل بن اَبُو اُمَامَه بِنْ سَهْلِ بن حُنيف اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدقِ دل سے شہادت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی جان دے۔

(مسلم، کتاب الامارۃ)

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا. قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ . وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ (سورۃ الرعد:۴۴)۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مرسَل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

حضرت عبدالمَلِك بن عُمَير اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ آپؓ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نے آپ سے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو آپ نے عرض کیا کہ میں آپ کی مدد و نصرت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: (یہ بات ہے تو) پھر باہر نکلو اور محاصرہ رکوانے والے لوگوں کو یہاں سے دور کرو کیونکہ تمہارا باہر رہ کر میری مدد کرنا یہاں میرے پاس اندر ٹھہرنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ باہر لوگوں کے پاس گئے۔ اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! جاہلیت میں میرا نام فلاں تھا۔ پھر رسول

اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آیات بھی نازل ہوئی ہیں مثلاً آیت کریمہ ﴿وَ شَھِدَ شَاھِدٌ مِن بَنِی اِسْرَائِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُم اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾۔

ترجمہ: حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک گواہی دینے والے نے اس کے مثیل کے حق میں گواہی دی تھی پس وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے استکبار کیا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور میرے بارہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ﴿قُلْ کَفٰی بِا للّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ﴾ (یعنی تو کہہ دے، اللہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے)۔

(پھر آپ نے فرمایا): خدا کی ایک تلوار تمہارے بارہ میں ابھی تک میان میں ہی ہے اور فرشتے تمہارے اس ملک میں جس میں کہ تمہارا نبی مبعوث ہوا تھا، تمہارے ساتھ ہیں۔ پس اس شخص (حضرت عثمانؓ) کے قتل کے بارہ میں خدا خوفی سے کام لو۔ خدا کی قسم! اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو ضرور تم اپنے ساتھ رہنے والے فرشتوں کو بھگا دو گے اور خدا کی اُس تلوار کو جو میان میں ہے، باہر کھینچ لاؤ گے۔ پھر قیامت کے دن تک وہ میان میں نہیں جائے گی۔ اس پر محاصرہ کرنے والوں نے کہا کہ اس یہودی کو قتل کر دو اور عثمانؓ کو بھی۔

(سنن ترمذی کتاب التفسیر)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ الرعد کی آیت ﴿قُلْ کَفٰی بِا للّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ﴾ (الرعد: ۴۴) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: "جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم رسول (قریش مکہ) کی طرف سے جنہوں نے رسولؐ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا انکار کر دیا ہے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو طرح ان پر حُجّت قائم کی ہے۔ (۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت اور اس شہادت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے معجزات ظاہر فرمائے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کی صداقت کا موجب بنے اور معجزات کا ظہور اللہ تعالیٰ کی شہادت کا بلند ترین مرتبہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"﴿کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا﴾ اپنی صداقت میں اللہ کی نصرت کی گواہی پیش کی ہے کہ باوجود کوئی جتھا وغیرہ نہ ہونے کے مَیں کامیاب ہوں گا۔ دوم: تمام اہل کتاب اپنی اپنی کتابوں سے اس کی تعلیم کا مقابلہ کر لیں کہ کیسی جامع اور اعلیٰ تعلیم ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۲/جنوری ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اثباتِ نبوت پر قرآن ہدایت کرتا ہے اور سکھلاتا ہے کہ منکروں کو یہ جواب دو:

﴿وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ﴾۔ کیا معنی؟ کہ محمدؐ کی رسالت اور نبوت کے ثبوت پر قانونِ فطرت جو خدا کا فعل ہے گواہ ہے۔ کیونکہ مذہب خدا کا قول اور قانونِ قدرت باری تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور لازم ہے کہ باری تعالیٰ کے فعل اور قول دونوں باہم متوافق ہوں۔ اور کتاب سابق کا علم بھی کافی گواہ ہے۔ سابق کتب کے علماء دو طرح گواہ ہیں۔ اوّل اس طرح کہ ان سے کتب سابقہ کو سیکھ کر ہم خود محمدیؐ بشارات کو کتب سابقہ سے نکالیں۔

دوم اس طرح پر کہ جس طرح وہ اپنے انبیاء اور رُسل کی نبوت اور رسالت کو ثابت کریں اسی طرز پر ہم بھی نبوت اور رسالت محمد عربیؐ کو ثابت کریں۔ جس قدر انبیاء کی نبوت کے ثبوت دنیا میں لوگوں کے پاس ہیں، اس کی نظیر کے کُل ثبوت اور قانونِ قدرت سے موافقت کا بھاری ثبوت محمد عربیؐ کی نبوت اور رسالت کے واسطے موجود ہے۔

ایک لطیف امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسماء کا ترجمہ مضامین کو سخت دقّت میں ڈالتا ہے اور اہل کتاب کی عام عادت ہے کہ اسماء کا ترجمہ کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی تفسیر کو متن سے ملا دینا بڑا عیب ہے کیونکہ تفسیر مفسّر کا خیال ہوتا ہے جس میں صحت اور غلطی دونوں کا احتمال قوی ہے۔ بشارات میں یہ نقص نہایت مضر ہوا۔ محمدیؐ بشارت جیسے سلیمان کی غزل الغزلات میں ہے۔ اگر اس میں لفظ "محمدؐیم" کا ترجمہ نہ کیا جاتا تو کیسی صاف تھی۔"

(فصل الخطاب۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۴،۱۵)

"محمدیم" کا جو ترجمہ کرتے ہیں وہ جمع میں کرتے ہیں یعنی کئی محمدؐ۔ حالانکہ عزت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام واحد کی بجائے جمع میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ان (پہلی) کتابوں سے اجتہاد کرنا حرام نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِ یْلَ﴾ اور پھر فرمایا ﴿کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ......﴾ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت کے لئے ان کو پیش کرتا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیوں حرام ہو گیا؟"

(الحکم۔ جلد ۱۰۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۳۰/نومبر ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ قول بغیر فعل کے کچھ چیز نہیں اور یہ آیت کہ ﴿کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ﴾ اس میں ایک عجیب نکتہ ہے یعنی اگر خدا میری گواہی دیتا ہے تو مانو ورنہ نہ مانو۔"

(الحکم۔ جلد ۱۱۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"دیکھو آنحضر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صاحبِ وحی ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو وہ بے نشان نہیں تھا۔ کافروں نے جب ثبوت مانگا تھا کہ آپ کی وحی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل کیا ہے تو اُن کو جواب دیا گیا تھا: ﴿قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ﴾ یعنی یہ لوگ کہتے ہیں کہ تُو خدا کا رسول نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ میرے پاس دو گواہیاں ہیں۔ ایک تو اللہ کی کہ اس کے تازہ تازہ نشانات میری تائید میں ہیں اور دوسرے وہ لوگ جن کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ مَیں سچا ہوں۔"

(الحکم۔ جلد ۱۱۔ نمبر ۴۱۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔ صفحہ ۱۳)

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سورۃ الاسراء آیت ۹۷ ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۔اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا﴾۔ تو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

علامہ فخرالدین رازیؒ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۔اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل :۹۷) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ارشاد الٰہی ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ﴾ میں یہ بات مخفی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب میرے دعویٰ کے موافق معجزہ ظاہر فرمایا تو اس معجزے کا ظہور اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری صداقت کی گواہی تھی۔ اور جس کی صداقت پر اللہ تعالیٰ گواہی دے تو وہ سچا ہے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾: خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کا فیصلہ کرے گی۔ چنانچہ آخر آپ کی امت مظفر و منصور ہوگی۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپؐ ہی حق پر تھے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۳/مارچ ۱۹۱۰ء)

سورۃ الانبیاء آیت ۷۹: ﴿وَدَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ﴾۔ اور داؤد اور سلیمان (کا بھی ذکر کر) جب وہ دونوں ایک کھیت کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے جبکہ اس میں لوگوں کی بھیڑ بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کی نگرانی کر رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"﴿يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ﴾ : وہ فیصلہ نہ قرآن میں مذکور ہے نہ حدیث میں۔ ہمیں ضرورت تفتیش نہیں۔" (تشحیذ الاذہان۔ جلد ۸۔ نمبر ۹۔ صفحہ ۳۶۷،۳۶۸)

اب یہ جو ﴿يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ﴾ کا معاملہ ہے یہ قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے کہ وہ کیا تھا۔ ﴿يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ﴾ کا تو پتہ ہے لیکن کس بات میں وہ فیصلہ ضبط کر رہے تھے اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اس بارے میں خاموش رہنا چاہئے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ذکر نہیں فرمایا کہ وہ کیا فیصلہ کیا تھا، وہ جھگڑا کیا تھا، ہمیں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہئے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾ (سورۃ الحج :۱۸)۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اللہ ضرور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اہل اسلام جو ایمان لائے ہیں جنہوں نے توحید خالص اختیار کی اور یہود جنہوں نے اولیاء اور انبیاء کو اپنا قاضی الحاجات ٹھہرا دیا اور مخلوق چیزوں کو کارخانۂ خدائی میں شریک مقرر کیا اور صابئین جو ستاروں کی پرستش کرتے ہیں اور نصاریٰ جنہوں نے مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے اور مجوس جو آگ اور سورج کے پرستار ہیں اور باقی تمام مشرک جو طرح طرح کے شرک میں گرفتار ہیں خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ خدا ہر ایک چیز پر شاہد ہے اور خود مخلوق پرستوں کا باطل پر ہونا کچھ پوشیدہ بات نہیں۔" (براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۳۔۵۲۵۔ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (سورۃ العنکبوت:۵۳)۔ تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان لے آئے اور اللہ کا انکار کر دیا یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

علامہ فخرالدین رازیؒ سورۃ العنکبوت کی آیت ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا﴾۔ جب آنحضور ﷺ کی رسالت واضح ہو گئی اور آپ کے دلائل کھل کر سامنے آ گئے اور اہل کتاب میں سے دشمن آپ پر ایمان نہ لائے اس وقت آپ نے اس انداز کو اختیار فرمایا کہ جب ایک سچے کو اس کی طرف سے صداقت کے تمام دلائل دینے کے باوجود جھٹلایا جائے اور اس کی تصدیق نہ کی جائے تو وہ کہتا ہے اللہ میری صداقت کو جانتا ہے اور اے معاند! تیری تکذیب کو بھی وہ جانتا ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں اس پر وہ گواہ ہے وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ یہ سارا کلام انذار اور خوف دلانے اور تاکید کے لئے ہے۔
(تفسیر کبیر رازیؒ)

سورۃ الاحزاب آیت ۵۶ ﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا﴾۔ ان (نبی کی بیویوں) پر اپنے باپوں کے معاملہ میں کوئی گناہ نہیں نہ اپنے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ ہی اپنی (یعنی مومن) عورتوں کے بارہ میں، نہ ان کے بارہ میں جو ان کے زیرنگیں ہیں اور (اے ازواج نبی!) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

سورۃ سبا آیت ۴۸: ﴿قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾۔ تو کہہ دے جو بھی میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہاری ہی خاطر ہے۔ میرا اجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: "میں اپنے بعد تمہارے بارہ میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان میں ایک دنیا کی سرسبزی اور زیب و زینت ہے"۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا خیر، شر بھی لے کر آئے گی؟۔ رسول کریم ﷺ خاموش رہے۔ اس پر اس شخص سے کہا گیا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے۔ تم رسول کریم ﷺ سے بات کر رہے ہو جبکہ وہ تمہاری بات کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپؐ نے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: یہ سوال کرنے والا (کہاں ہے؟) گویا کہ آپؐ نے اس کی تعریف کی۔ پھر فرمایا: "خیر، شر نہیں لے کر آئے گی۔ بلکہ بات یہ ہے کہ موسم بہار میں اگنے والی جڑی بوٹیوں میں بعض ہلاک کرنے والی یا قریباً قریباً قتل کرنے والی ہوتی ہیں، سوائے اس کے کہ کوئی مویشی صرف سبزہ وغیرہ ہی کھانے والا ہو تو وہ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو پھر وہ سورج کی طرف منہ کر کے لیٹ جاتا ہے اور گوبر اور پیشاب کرتا ہے اور اس

الحمد للہ ، الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de
MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE
EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER , GERMANY.
Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

کے بعد پھر چرتا ہے۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور یہ اس مسلمان کا بہترین دوست ہے۔ جو اس میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو بھی دے، یا جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جو اسے ناحق طور پر لے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کہ کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور یہ (مال) قیامت کے دن ایسے شخص پر شہید ہوگا (یعنی اس کے خلاف گواہی دے گا)۔

(مسلم کتاب الزکوۃ)

سورۃ فُصِّلت آیت ۵۴ ﴿سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۔ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ﴾۔ پس ہم ضرور انہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے ربّ کو یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر نگران ہے؟

سورۃ الاحقاف آیت ۹: ﴿اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ. قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا. هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ. كَفٰی بِهٖ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ . وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نے اُسے افترا کیا ہے؟ تُو کہہ دے اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو تم اللہ کے مقابل پر مجھے بچانے کی کوئی طاقت نہ رکھتے۔ جن باتوں میں تم پڑے ہوئے ہو وہ انہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

علامہ فخرالدین رازیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ﴾ سے یہ مراد ہے کہ تم وحی الٰہی پر جرح قدح کرنے کے لئے اور اس کی آیات کے بارہ میں طعن و تشنیع کرنے کے لئے بھاگ بھاگ کر آتے ہو اور نبی ﷺ کو جو کبھی ساحر کہتے ہو اور کبھی فریب خوردہ۔ اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

﴿كَفٰی بِهٖ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری صداقت کی گواہی دیتا ہے اور تمہارے خلاف تمہارے جھٹلانے اور انکار کرنے پر گواہی دیتا ہے اور علم کا ذکر کرنے پر اور شہادت کے بیان سے مقصود ان کے لئے ان کے طعن و تشنیع اور سب و شتم پر قائم ہونے کی وجہ سے وعید ہے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو، ہرگز کسی کام کا نہیں۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ تو جواب دیا گیا ﴿كَفٰی بِهٖ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ﴾ یعنی عنقریب خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کردے گی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہئے۔ دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے تو اس کے وجاہت کے سامان بھی مہیا کردیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہیں وہ توہین عدالت کے جرم میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ماموران الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہیں وہ ہلاک ہوجاتے ہیں‘‘۔

(بدر جلد۶ نمبر ۱۷۔ بتاریخ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

❁❁❁❁ .... ✿✿✿✿ .... ❁❁❁❁

خدمت خلق رنگ، نسل، خون، مذہب کی تمیز سے بالا ہو کر کرو۔

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ازدیاد علم کی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ طٰہٰ کی آیت ۱۱۵ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے، جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کی رو سے ایک حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کرلیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوت عمل اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کردیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے، ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے۔ اور اس میں علم سیکھنے کی خواہش انتہا درجہ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا۔

اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم ﷺ کی مقدس ذات میں ملتی ہے۔ آپ کو پچپن چھپن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے کہ ﴿قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ یعنی اے محمد (ﷺ) تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسے ماں کا اپنے بچہ کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اس لئے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ تو ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا، میرا علم اور بڑھا۔

پس مومن اپنی زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے ۔ اس کے مقابلہ میں جب انسان پر ایسا دور آجاتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ مَیں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے۔ اگر مَیں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے۔ اسے ابھی تک فلاں بات کا پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں ﴿رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾ (بقرہ: ۲۶۱) دنیا کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ احیاء موتی پر کبھی غور ہی نہیں کرتے نہ انسانی زندگی انہیں عجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ نہ حیوانی زندگی انہیں اعجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ ہزاروں سال سے زندگی کا دَور چلا آرہا ہے مگر انہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ انسان کی زندگی کس طرح شروع ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں صرف ڈارون کی ایک مثال ہے جس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ زندگی کس طرح ظاہر ہوئی ہے اور وہ کیا کیا مدارج ہیں جن میں سے انسان گزرا ہے ۔ اس کی تحقیق غلط تھی یا صحیح بہرحال اس کے دل میں خیال پیدا ہوا اور اس کے بعد ساری زندگی میں ایک رَو چل گئی کہ دیکھیں دنیا کس طرح پیدا ہوئی ہے؟

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ﴿رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾ گویا وہی خیال جو دنیوی اور مادی لوگوں کے دلوں میں ڈارون کے زمانہ میں پیدا ہوا، آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں بھی پیدا ہوا اور انہوں نے کہا اے میرے رب! یہ بے جان مادہ کس طرح زندہ ہو جایا کرتا ہے؟ ڈارون نے تو مادی احیاء کے متعلق جستجو کی تھی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مادی زندگی سے کوئی غرض نہیں تھی انہیں روح کی زندگی مطلوب تھی۔ اور انہوں نے چاہا کہ مَیں اللہ تعالیٰ سے یہ پتہ لگاؤں کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم تو پچاس ساٹھ سال کا ہوچکا ہے اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے۔ بلکہ اُس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔

پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۴۶۹-۴۷۰)

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

KMAS TRAVEL

وہ تمام احباب جو امسال جلسہ سالانہ لندن پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ
Calais/Dover/Calais روٹ پر جانے کے لئے
فیری کے سستے ٹکٹ کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔ نیز ہوائی جہاز کے سستے ٹکٹ بھی دستیاب ہیں۔
بلجیم، ہالینڈ، فرانس اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

KMAS TRAVEL

DIESEL Str - 20, 64293 DARMSTADT (Germany)
Phono:0049-6151- 8700646 - 6150 - 866391
HANDY: 0170-5534658

بقیہ: رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"
دعوتِ اسلام کا صدسالہ عالمی سفیر
از صفحہ نمبر ۴

مخلصین جماعت کے نام سیدنا مسیح موعودؑ کا ولولہ انگیز پیغام

حضرت اقدس کے قلم مبارک سے حسب ذیل ارشاد مبارک بطور ضمیمہ ریویو اُردو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء اشاعت پذیر ہوا:۔

"چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض اللہ تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دُور کرکے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مَیں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں۔

دنیا جائے گزشتنی گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گزار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا مَیں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے"۔

خدا کے فرستادہ نے آخر میں نہایت درد بھرے الفاظ میں مخلصین جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مَیں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ تو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے مَیں بھی نہ رہوں گا سو اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس مَیں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ اور مَیں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات میں بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں۔ بلکہ تم ان نیکیوں اور خدمتوں کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجا لاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اس میں بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ۔

اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔

سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے"۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر ۱۹۰۳ء ضمیمہ)

حضرت اقدس کی اس تحریک پر ہمارے بعض احباب نے اصل مسودہ کو ہی پڑھ کر تعمیل حکم میں بڑی سرگرمی دکھلائی۔ چنانچہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور خواجہ کمال الدین صاحب اور حکیم فضل الدین صاحب نے اسی وقت دس دس رسالے اپنے خرچ پر بھجوانے منظور کئے اور ایسا ہی بہت سے دوسرے احباب نے خود خریداری میگزین منظور کی اور بعض احباب نے آٹھ آٹھ دس دس رسالے اپنے احباب کے نام بھجوا کر ان کو خریدار بنایا۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے پندرہ انگریزی رسالوں کی قیمت پیش کرکے اخلاص کا عمدہ نمونہ قائم کیا۔ ضمیمہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (اردو) میں ان بزرگوں کا ذکر حضرت اقدس کے ارشاد مبارک کے بعد کیا گیا۔ علاوہ ازیں اسی پرچہ کے سرورق صفحہ ۲ پر بھی خدا کے موعود مسیح کی اس آسمانی آواز پر لبیک کہنے والے دیگر مخلصین کا بھی ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ:

"حضرت اقدس کی اس تحریک کا علم ہونے پر بعض دوستوں نے دس دس رسالے اپنے خرچ پر باہر بھجوائے ہیں جیسے خواجہ کمال الدین صاحب، حکیم فضل الدین صاحب، حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سب سے اول جماعت پشاور نے اور پھر ڈاکٹر محمد شریف صاحب نے قلات سے بلا کسی قسم کی تحریک کے ایک ایک رسالہ اپنے خرچ پر ولایت بھجوایا تھا اور اس کے بعد جماعت امرتسر و شملہ نے اور شیخ نیاز احمد و جان محمد اور شیخ نور احمد پلیڈر نے اور سید عبدالرحمٰن صاحب نے اور بعض دیگر احباب نے ان کی پیروی کی ....اور نواب مہدی حسن صاحب نے بیس روپیہ قیمت رسالہ دینی منظور کی ......اور اس کے بعد ہمارے دوست منشی نواب خان صاحب نے تحصیلدار قبل علم حضرت اقدس کے اس ارشاد کے صرف منیجر کی چٹھی پر بارہ انگریزی رسالوں کے باہر بھیجنے کے لئے روپیہ دیا ہے اور میر مردان علی صاحب نے چار انگریزی رسالوں کے لئے اور ایسا ہی جماعت سیالکوٹ نے گیارہ انگریزی اور ایک اردو رسالہ اپنے خرچ پر باہر بھجوائے ہیں"۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اصلی زیورات خریدنے کے لئے معروف نام
الرحیم جیولرز حیدری
اور
الرحیم نیو جیولرز حیدری
اور اب
الرحیم سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

(فضل احمد شاھد)

ہمارا جلسہ سالانہ ہمارے پروگراموں میں سے اہم ترین پروگرام ہے اور اس سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں اہم ترین ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے ہر احمدی پر واجب ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو نبھائے۔ خاکسار ان کی طرف مختصر اشارے کرتا ہے۔

(۱)...... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود جلسہ سالانہ میں شامل ہو بلکہ دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی شامل کرنے کی بھرپور جدوجہد کرے۔ ہمارے پیارے آقا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :"اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ" کہ نیکی پر دوسروں کو آگاہ کرنے والا اتنا ہی ثواب پاتا ہے جتنا کہ نیکی کرنے والا۔ پس دوہرے اجر کے وارث ٹھہرئے۔ مَیں نے خود یہ مضمون بھی ثواب کے حصول کے لئے لکھا ہے ورنہ امید ہے کہ عاشقان احمدیت پہلے ہی اس طرف متوجہ ہونگے۔

(۲)...... جملہ احمدی احباب جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں کہ شامل ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہو، انتظامات اچھے ہوں، مہمانوں اور میزبانوں کے درمیان کہیں بھی تلخی نہ ہو، ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کی صحت اچھی رہے، جلسہ سالانہ کے جملہ مقاصد پورے ہوں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی مشکلات اور غم دور ہوں تو تب بھی جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔

(۳)...... ابھی سے نیت کریں بلکہ پختہ عزم اور ارادہ کریں کہ ہم نے ہر رکاوٹ کو پھلانگ کر جلسہ میں جانا ہے۔ اس طرح آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے جو خدا نے آپ سے کیا:"اِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ". یعنی مَیں اس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس مصمم ارادہ کریں اور اس کی برکتیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔

(۴)...... جلسہ میں شمولیت کا ارادہ کرنے والے ابھی سے عہد کریں کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جارہے ہیں، دنیاوی اغراض کے لئے نہیں۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس آپ کی نیت خالص ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا "محض للہ" شامل ہوں۔

(۵)...... دعائیں کرتے ہوئے سفر کریں بلکہ سارے جلسہ کے دوران مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔

(۶)...... جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ جلسہ کے سارے پروگراموں میں شامل ہوں اور ذرا بھی وقت ضائع نہ کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ؟"ربّانی باتوں کے سننے کے لئے" آپ آئیں۔

آپ کے خلفاء نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ تمام مقررین کی تقاریر سنی جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت سے ایک سال قبل انصار اللہ کو دردانگیز لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اتنی حیرت انگیز وفا کا نمونہ دکھایا ہے انصار نے کہ اس نظارے سے دل عش عش کر اٹھتا تھا اور بے اختیار دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ بعض معمر بزرگ اسّی اسّی سال کے دس دس گھنٹے مسلسل بیٹھے ہیں۔ ان میں ایسے بھی تھے جو علم و فضل کے لحاظ سے ایک خاص مقام پر ہیں اور عام روزمرہ کی تقریریں سننے سے ان کو کوئی خاص علمی فائدہ نہ پہنچتا تھا۔ جانتے تھے ان باتوں کو۔ مثلاً حضرت مرزا عبدالحق صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب بار بار پڑھ چکے ہیں تو اس لالچ میں تو نہیں بیٹھے تھے کہ مجھے کوئی نئی چیز ملے۔ نئی بھی ملتی ہے ضرور ہر انسان کو کچھ نہ کچھ۔ مگر محض ایک وفا کا تقاضا تھا، ایک اطاعت کا تقاضا تھا کہ خدا کے نام پر مجلس اکٹھی ہوئی ہے اس میں بیٹھ کر برکت حاصل کرنی ہے۔ صبح کی تہجد کی حاضری بھی خدا کے فضل سے بہت ہی خوشکن تھی۔

اس اظہار تشکر کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس عادت کو دوام بخشیں۔ اپنی اگلی نسلوں میں جو قابل فکر بات ہے وہ یہ ہے کہ ہماری اگلی نسلیں دینی مجالس کی اہمیت سے اس طرح واقف نہیں ہیں جس طرح یہ نسل جو اس وقت سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ ایک بہت ہی تکلیف دہ نظارے کی شکل میں ہمیں جلسہ سالانہ کے موقع پر نظر آتا ہے کہ سلسلہ کے مقررین بڑی محنت سے تقریریں تیار کرتے ہیں۔ ان میں اگر کوئی انسان ان ساری تقاریر کو سن لے تو ایک بدلی ہوئی شکل لے کر وہاں سے نکلے گا۔ لیکن بھاری تعداد نوجوانوں کی نئی نسلوں کی باہر پھر رہی ہوتی ہے۔ بازار میں میلوں کی طرح اپنے وقت کو ضائع کر رہی ہوتی ہے اور صرف ایک دو تقریروں پر انہوں نے نشان لگائے ہوتے ہیں جو ان کی پسند کے مطابق کی تقریریں ہیں۔ حالانکہ بہت بڑی ایک نہر نہیں، ایک قلزم جاری ہوتا ہے عرفان کا اور علم کا اس زمانے میں اور خدا کی برکتیں جو اترتی ہیں وہ اس کے سوا ہیں۔ تو علمی استفادے کے سوا ان لوگوں میں بیٹھ رہنا ہی بابرکت ہے اور برکت کا موجب ہے"۔

(انصار اللہ سے خطاب صفحہ ۲)

پس وہ بھائی اور بہنیں جو جلسہ گاہ سے بغیر عذر کے باہر چلے جاتے ہیں ان سے دردمندانہ اپیل ہے کہ اپنے نفسوں پر رحم کیجئے اور اپنے پیارے امام کے درد میں ڈوبے ہوئے ہمدردی سے پُر جذبات کو ٹھیس نہ پہنچایئے۔ اگر آپ کے دل میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی قدر ہے تو اس کا حقیقی اور عملی ثبوت جلسہ گاہ میں بیٹھ کر دیجئے۔ اے میرے قابل احترام بزرگو! اپنے بچوں کو پیار سے سمجھاؤ، ان کے لئے درددل سے دعائیں کرو جو جلسہ گاہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اے احمدی نوجوان! تُو قوت و طاقت رکھتے ہوئے اپنے بزرگ انصار کے نمونے کو کیوں نہیں دیکھتا۔

(۷)...... سامعین جلسہ پوری طرح تیار ہو کر بروقت جلسہ گاہ میں آئیں تاکہ انہیں پھر کسی وجہ سے باہر نہ نکلنا پڑے۔

(۸)...... جلسہ کے بعد اور آرام اور وقفہ کے دوران آرام کریں تاکہ جلسہ گاہ میں نیند نہ آئے اور ذہن تقریر کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔

(۹)...... جلسہ گاہ میں سارے مقرر قرآن مجید کی ہی کسی نہ کسی رنگ میں تشریح کر رہے ہوتے ہیں اس لئے صرف بیٹھنا ہی کافی نہیں بلکہ باتوں کو غور سے سننا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ یعنی قرآن حکیم کو اور اس کی باتوں کو خاموشی اور توجہ سے سننے کے نتیجہ میں خدا کے رحم کو جذب کیا جاتا ہے۔ پس غور سے سنیں اور رحم کے مورد بنیں۔

(۱۰)...... پڑھے لکھے احباب نوٹ بھی لیتے جائیں کہ یہ بھی علم کو جذب کرنے کا ایک اچھا طریق ہے۔

(۱۱)...... جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ احباب خدمت کے لئے نام پیش کریں اور اس عظیم برکتوں والی خدمت سے محروم نہ رہیں۔

(۱۲)...... خدمت کے لئے صرف نام پیش کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ڈیوٹی پر ہمہ وقت حاضر رہنا بھی ضروری ہے۔ یاد رکھیں آپ کی ذرا سی غفلت بھی سارے جلسہ کے لئے پریشانی کا موجب بن سکتی ہے اس لئے پوری ذمہ داری سے ڈیوٹی دیں۔ احساس ذمہ داری یہ ہو کہ مَیں ہی اس ڈیوٹی کو نبھانے کا ذمہ دار ہوں، نہ کہ کوئی دوسرا۔ فرض شناسی کی برکات حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔

(۱۳)...... مہمان سے اگر کوئی ناگوار امر بھی پیش آئے تو اس کو برداشت کریں۔ حتی الوسع پیار کی فضا کو قائم رکھیں۔

(۱۴)...... مہمانوں کا فرض ہے کہ وہ جلسہ کے منتظمین سے پورا پورا تعاون کریں اور جو بھی نظام بنا ہے اس کی پابندی کا بہترین مظاہرہ کریں۔

(۱۵)...... مہمان اور میزبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کھانے کا ضیاع نہ ہو۔ ایک لقمہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۶)...... دوران جلسہ اس کے تقدس کا خیال خاص طور پر رکھیں۔ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ﴾(مائدہ :۳) اے مومنو! اللہ کے مقرر کردہ نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو۔

پھر فرمایا:﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ﴾(سورۃ الحج:۳۱) یعنی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے ربّ کے نزدیک اس کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

نیز فرمایا:﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾(الحج :۳۳) یعنی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس کے (اس فعل) کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

پس پاکیزہ دل، پاکیزہ گفتار، پاکیزہ کردار، پاکیزہ رفتار کا مظاہرہ کیجئے۔ مہمان بھی اس کا خیال رکھیں اور میزبان بھی۔

(۱۷)...... ڈیوٹیاں دینے والے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ نمازیں بھی ادا کرنی ہیں۔ کام کی کثرت اور تھکاوٹ آپ کو ذکر الٰہی اور یاد الٰہی سے غافل نہ کرے بلکہ آپ کی زبان دوران ڈیوٹی دعاؤں اور ذکر الٰہی سے تر رہے۔ اس سے آپ کے کام میں بھی غیر معمولی برکت پڑے گی۔

(۱۸)...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی مدنظر رکھیں:

"اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۴۱)

یاد رکھیں حضور علیہ السلام نے "بقدر ضرورت" کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ اس لئے زائد از ضرورت اشیاء جلسہ پر ساتھ نہ لائیں۔

(۱۹)...... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی"۔(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۱)

صادقین کے بارہ میں فرمایا:

"ان کی زیارت سے مصائب دور ہو جاتے ہیں"۔(تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ صفحہ ۲۶۷)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے"۔

(تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ صفحہ ۲۶۷)

"دنیا میں یہی فائدہ ہے کہ صادقوں کی کشش اپنا اثر کرتی ہے"۔(ایضاً)

پس ملاقات کے وقت کو ضائع نہ کریں اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھیں۔

تمام احباب پختہ عہد کریں کہ اس جلسہ کے بعد نہ صرف خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں گے بلکہ اپنے ماحول کو بھی نورانی بنائیں گے اور جلسہ کی برکات کو سارا سال قائم رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ کے شاملین کے لئے خاص دعاؤں کا حقدار بنائے۔ آمین

مغربی تہذیب کے علمبرداروں اور ان کے سائنسدانوں کا

ایک پریشان کن مخمصہ

انکی بے لگام ترقی نوعِ انسانی کو تیزی سے خودکشی کی طرف لے جا رہی ہے

(مسعود احمد خان دھلوی)

شعبہ "موازنۂ مذاہب" سٹیٹ یونیورسٹی نیویارک (امریکہ) کے دو اسسٹنٹ پروفیسروں مسٹر ساچیکو مراٹا (Mr.Sachico Murata) اور مسٹر ولیم سی۔ چیٹک (Mr. William C. Chittick) نے مل کر اسلام پر ایک تعارفی کتاب لکھی ہے۔ نام ہے کتاب کا "The Vision of Islam" (یعنی فراست پر مبنی اسلام کا تصور) اس کتاب کو لندن اور نیویارک کے I.B.Tauris نامی پبلشرز نے پہلی بار ۱۹۹۴ء میں شائع کیا اور سات سال بعد اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۱ء میں منظر عام پر آیا۔ قریباً پونے چار سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اسلام کی تعلیم اور اس کے اخلاقی و روحانی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے سید حسین نصر نے اسے مغربی ممالک کے رہنے والوں کو اسلام سے متعارف کرانے والی کامیاب ترین کتابوں میں سے ایک قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو کتاب مذکور کے ٹائٹل کے آخری صفحہ پر مندرج تبصرہ)

نوعِ انسانی کو خودکشی کی طرف لے جانے والی مغربی تہذیب

فی الوقت کتاب ہٰذا کے مندرجات پر تفصیلی تبصرہ کرنا ہمارے پیش نظر نہیں۔ ہم علی الخصوص جس بات کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مصنفین نے کتاب کے دسویں باب The Contemporary Situation (یعنی عصرِ حاضر کی صورتِ احوال اور اس کی کیفیت) میں اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے کتاب کس نقطۂ نگاہ سے لکھی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ مغرب میں شائع ہونے والی ہر تعارفی کتاب میں زیادہ تر مسلمانوں کی تاریخ کے مختلف ادوار اور عروج و زوال کے نقطۂ نگاہ سے ان کی کیفیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اکثر تعارفی کتابوں میں اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ مسلمان کس صورت احوال سے دوچار ہوتے چلے آرہے ہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں انہیں کن مسائل کا سامنا ہے۔ اکثر کتابوں میں یہ معلوم کرنے کی بہت کم کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام کی معیاری تہذیب کے خدوخال کیا ہیں۔ یا یہ کہ اسلام نے نوع انسانی کو کیا تعلیم دی اور اس کی نوعیت و اہمیت کیا ہے۔ مصنفین نے لکھا ہے کہ جو کچھ دوسرے مغربی مفکرین لکھتے رہے ہیں اسے دہرانا ہمارا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی یہ امر ہمارے مدنظر ہے کہ ہم مسلمانوں اور اسلامی ملکوں کے موجودہ منظر نامہ کو ایک خاص نقطۂ نظر سے اس طرح بیان کریں جس سے عصری جذبات و احساسات کی عکاسی ہو سکے۔ ہماری کوشش تو یہ ہے کہ اس امر پر روشنی ڈالی جائے کہ مسلمانوں کے عالمی منظر نامہ کے آثار و شواہد کی رو سے جن پر توحید کا عقیدہ آج بھی چھایا ہوا ہے ان کی تاریخ کا کس طرح اور کس رنگ میں مطالعہ کیا جائے۔ مختصر یہ کہ یہ معلوم کیا جائے کہ مسلمانوں کی عصری تاریخ کے بارہ میں خود اسلام ہمیں کیا بتاتا ہے۔

یہ واضح کرنے کے بعد مصنفین کتاب نے ترقی یافتہ مغربی ذہنوں کی عکاسی کرتے ہوئے ایک عجیب و غریب لیکن حقیقت کے بہت قریب بات پر روشنی ڈال کر ان کے ایک پریشان کن مخمصہ اور اس کے ہولناک خدشات کا بہت مؤثر انداز میں ذکر کیا ہے اور پھر آگے چل کر اسلامی تہذیب کے بنیادی عناصر کی طرف اشارہ کر کے بہت ملفوف انداز میں مغربی دنیا کو راہِ نجات دکھائی ہے۔ انہوں نے کہا تو یہ ہے کہ مسلمان اسلامی تہذیب کے بنیادی عناصر کو اپنا کر اور ان پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر اس مخمصے اور اس کے خدشات سے بچ سکتے ہیں جو آج مغرب کو درپیش ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس میں خود مغربی اقوام کے لئے ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور اس سبق کے ساتھ ہی خود اہل مغرب کی اپنی راہ نجات وابستہ ہے۔ پہلے ہم مغربی اقوام کو درپیش مخمصے اور خدشات کا ذکر خود مصنفین کے اپنے الفاظ میں کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"Until recently, most Westerners simply took it for granted that progress was a fact of human existence and that the non-Western world would have to follow on the heels of the west to survive in the modern world.Given the events of the twentieth Century, more and more reflectve people have come to doubt whether progress is indeed an intrinsic good. Many people now ask if the course of technological development persued by Western Society was wise choice. Scientists in all sorts of fields ask whether the present course of progress is not the quickest way for the human race to commit suicide".(pp 331.332)

یعنی ابھی حال کے قریبی زمانہ تک اکثر اہل مغرب کے نزدیک یہ ایک طے شدہ بات تھی کہ نوع انسانی کا اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ترقی کرنا ضروری ہے۔ سو گویا درجہ بدرجہ ترقی کرتے چلے جانا بقائے انسانی کی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور یہ کہ فی زمانہ تمام غیر مغربی اقوام کے لئے اپنی بقا کی خاطر مغرب کے نقوشِ قدم پر چل کر ترقی کرنا ناگزیر ہے۔ لیکن بیسویں صدی میں پیش آنے والے واقعات کے پیشِ نظر مغرب کے غور و فکر کرنے اور تدبر سے کام لینے والے زیادہ تر اشخاص اب اس شک و شبہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ کیا واقعی ترقی کرنا بنیادی طور پر ایک اعلیٰ اور حقیقی خوبی ہے۔ بہت سے لوگ اب ایک دوسرے یہ پوچھتے نظر آتے ہیں کہ کیا مغربی سوسائٹی کا مشینی اور تکنیکی ترقی کی راہ کو اپنے لئے منتخب کرنا عقلمندی پر مبنی تھا۔ ہر قسم اور ہر نوع کے میدانوں میں مصروفِ کار سائنسدان اب ایک دوسرے سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ کیا ہماری ترقی کی موجودہ راہ وہ راہ نہیں ہے جس پر چل کر نوع انسانی از خود جلد تر اور تیزی سے خودکشی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

امن و سلامتی کی حقیقی راہ

مغربی اہل فکر حتیٰ کہ خود ان کے سائنسدانوں کی سوچ کو واشگاف الفاظ میں آشکار کرنے والا مندرجہ بالا اقتباس پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ان کی موجودہ سائنسی اور تکنیکی ترقی انہیں نوع انسانی کی مکمل تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ خود کردہ راچہ علاج کی رو سے نیستی کی آئینہ دار یہ مکمل تباہی خودکشی کے مترادف ہے۔ اس ہمہ گیر اور مکمل تباہی کے تصور نے انہیں لرزہ براندام کر رکھا ہے۔ وہ پہلے ہی بیسویں صدی عیسوی میں دو عالمگیر جنگوں کی ہولناک تباہیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ اور بھگت چکے ہیں۔ ان جنگوں کے بعد عالمگیر سطح پر تباہی پھیلانے والے اور کل موجودات کو بھسم کر کے نابود کر دینے والے پہلے سے کہیں بڑھ کر ایسے ایسے ہولناک ہتھیار معرض وجود میں آچکے ہیں نیز بیک وقت دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تباہی پھیلانے والے فہم و ادراک سے بالا ایسے ایسے سریع الاثر طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ خود یہ ہتھیار ایجاد کرنے والے اور دوسروں پر تباہی مسلط کرنے کی صلاحیت سے اپنے آپ کو بہرہ ور کرنے والے اپنی اپنی جگہ کچھ کم فکر مند نہیں ہیں۔ فکر انہیں یہ لاحق ہے کہ اگر تیسری عالمگیر جنگ چھڑ ی اور بحالتِ موجودہ اس کا ایک نہ ایک دن چھڑ کر رہنا ناگزیر ہوتا جا رہا ہے تو بچے گا کون؟ سب کچھ فنا کے گھاٹ اُتر جانے سے فتح و شکست کے لفظ بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔

کتاب ہٰذا کے مصنفین نے ہلاکت خیز ہتھیار جمع کرنے کی دوڑ کے ختم ہونے پر زور دینے کے بعد اس امر پر زور دیا ہے کہ دوسری قوموں کا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر ترقی کے خواب دیکھنا مغربی قوموں کی طرح خود تباہی کو دعوت دینے اور تباہی پھیلانے میں حصہ دار بننے کے مترادف ہوگا۔ امن و سلامتی کی راہ وہی ہے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے اور جیسا کہ انہوں نے قرآن مجید کے حوالوں سے استنباط کر کے بتایا ہے وہ تعلیم تین باتوں پر مشتمل ہے۔ اول اطاعتِ خداوندی، دوم ایمان و یقین، اور سوم حسن و احسان

مصنفین نے تو یہ بات صرف مسلمانوں کے لئے کہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے ہلاکت خیز ایجادات کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ سے نجات انہی تین قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ہلاکت خیز ایجادات مغرب میں معرض وجود میں آئی ہی اس لئے ہیں کہ اہلِ مغرب دہریت کی رو میں بہہ کر ایمان باللہ سے عاری ہو گئے ہیں۔ جب ہستی باری تعالیٰ پر ایمان ہی مفقود ہو گیا تو خوف خدا اور اس کی پاک تاثیرات سے بھی وہ محروم ہو گئے اور مادر پدر آزاد ہو کر حسن و احسان ایسے عافیت بخش خُلق کو اپنے ہاتھوں ملیامیٹ کر بیٹھے۔ ایسی صورت میں وہ نوع انسانی پر ہلاکت مسلط کرنے سے کیسے باز رہ سکتے تھے۔

مصنفین نے اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ تواضع کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے ان تینوں اوصاف کے مابین حسین توازن و تناسب کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ ان تین صفات سے متصف ہونے میں حقیقی توازن و تناسب بانیٔ اسلام (حضرت) محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات میں پایا جاتا تھا۔ انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ زمانہ مابعد کے مسلمان فاتحین (جبکہ خلافت موروثی بادشاہت میں بدل چکی تھی) اپنے اندر اس توازن کو برقرار نہ رکھ سکے اور ہوتے ہوتے بالآخر ان صفات سے عاری مسلمانوں کو بھی ایک شکست کے بعد دوسری شکست سے دوچار ہونا پڑا اور آخرکار اٹھارویں صدی میں مسلمانوں نے مغربی طاقتوں کی برتری سے عاجز آکر ان کے لئے میدان خالی چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی طاقتیں ہر قسم کی اخلاقی قیود سے تہی دست ہو کر ترقیٔ معکوس کی طرف قدم بڑھاتی چلی گئیں اور اب تباہی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ایسی ترقی سے جو نوع انسانی کی مکمل ہلاکت پر منتج ہونے والی ہو تو بہ ہی بھلی یعنی ہلاکت خیزیوں کی حامل ایسی نام نہاد ترقی سے پسماندہ رہنا ہی بہتر۔ اردو محاورہ کی رو سے کہا انہوں نے یہ ہے کہ بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔ بقول ان کے اس زمانہ میں غیر ترقی یافتہ مسلمانوں میں بالعموم دو طرح کے لوگ آگے آرہے ہیں ایک جدید تعلیمیافتہ جو مغربی ملکوں کے نقشِ قدم پر چلنے کو زندگی کی معراج سمجھتے ہیں اور وہ اس امر سے بے پرواہ ہیں کہ ایسا کرنا خودکشی پر منتج ہونے والی تباہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ دوسرے نمبر پر مسلمانوں میں جنونی قسم کے مذہبی رجعت پسند اور بنیاد پرست اہمیت اختیار کر رہے ہیں جو حسن و احسان کے وصف سے قطعی طور پر عاری ہیں حالانکہ اسلام نے اطاعتِ خداوندی اور ایمان و یقین کے بعد حسن و احسان پر بہت زور دیا ہے۔ کتاب کو انہوں نے ان الفاظ پر ختم کیا ہے:-

"Islam Is a great religion. We do not mean to imply that nothing is left

but deviation from the harmonious balance of SLAM, IMAN and IHSAN. There are Muslims through out the Islamic world who know that Islam needs to be lived on all levels. If they are not apparent before the public gaze, this should not surprise anyone. We all know what is important in the eyes of the modern world and we all know that the very nature of the modern media demands noise and tumult. Peace, harmony and equilibrium do not make news."

(pp 334.335)

یعنی یہ کہ "اسلام ایک عظیم مذہب ہے۔ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ اطاعت خداوندی، ایمان ویقین اور حسن واحسان میں توازن برقرار رکھنے سے انحراف کے سوا مسلم دنیا میں اسلام کا کچھ باقی نہیں رہا (مذکورہ انحراف کے باوجود اسلامی دنیا میں) ایسے مسلمان اب بھی موجود ہیں جو بخوبی اس امر سے آگاہ ہیں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر سطح پر اسلام پر پورا پورا عمل کیا جائے۔اگر ایسے (نادر روزگار) لوگ عوام کی نظروں سے اوجھل ہیں تو اس سے کسی کو حیران یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ہم سب جانتے ہیں کہ فی زمانہ دنیائے جدید کی نگاہوں میں اہمیت کس چیز کو حاصل ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جدید ذرائع ابلاغ کی ضرورت اور طلب کیا ہے۔انہیں مطلوب ہے شور وغوغا اور ہنگامہ آرائی۔امن، ہم آہنگی اور توازن کے آئینہ دار واقعات اخباروں اور دیگر ذرائع ابلاغ میں جگہ نہیں پاتے"۔

مندرجہ بالا اقتباس میں کتاب مذکور کے مصنفین نے یہ امر ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ ہر چند کہ اسلامی دنیا نے بالعموم اطاعتِ خداوندی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے اوصاف میں توازن سے انحراف اختیار کر لیا ہے اور اس بنا پر بظاہر اسلام ایسے عظیم مذہب کی مقصدیت مفقود ہو چکی ہے۔بایں ہمہ اسلامی دنیا میں اب بھی خاصی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو خاموشی سے زندگی کے ہر ہر گوشہ میں اسلام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اطاعت خداوندی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے مابین توازن برقرار رکھنے میں کوشاں ہیں لیکن اس ہنگامہ پرور دنیا میں وہ لوگوں نگاہوں سے اوجھل ہیں اور اوجھل اس لئے ہیں کہ آجکل کے ذرائع ابلاغ خاموشی سے جاری رہنے والی مساعی کا نوٹس لینے اور انہیں اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ان کے نزدیک اگر اہمیت حاصل ہے تو شور وغوغا کے آئینہ دار ہنگامہ پرور واقعات کو حاصل ہے اور توازن سے عاری ایسے ہنگامہ پرور واقعات ہی خبروں میں جگہ پاکر اخبارات کی زینت بنتے اور لوگوں کی نگاہوں میں آتے ہیں اسی لئے خاموش انقلاب کے داعی مسلمان جو امن وسلامتی اور توازن وتناسبِ باہمی کی راہ پر گامزن ہیں ان سے اور ان کی پرامن عملی مساعی سے دنیا والے بالعموم بے خبر ہیں اور جو بے خبر نہیں بھی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی محدود وغیر محسوس مساعی انقلابِ نو یا اسلام کی نشأۃ ثانیہ پر منتج نہیں ہو سکتیں۔

امن وسلامتی کے علمبرداروں کی نشاندہی

سوال پیدا ہوتا ہے کہ عام بدعملی وکج روی اور گم گشتگی وگمراہی کے موجودہ زمانہ میں جبکہ مغربی تہذیب کے ایجاد کردہ انتہائی ہلاکت خیز اور بربادی افگن ہتھیاروں کے نتیجہ میں پھیلنے والی ارض گیر امکانی تباہی کی وجہ سے انسانیت تیزی سے خودکشی کی طرف رواں دواں ہے اسلامی دنیا کے وہ کون سے معدودے چند راست رو اور مستقیم الحال افراد ہیں جو اس زمانہ میں بھی اطاعت خداوندی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے اوصاف سے متصف ہیں اور جن سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن دنیا کی کایا پلٹ کر تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیں گے؟ سو ساری اسلامی دنیا چھان مارو سوائے جماعت احمدیہ کے اسلامی تعلیم پر کماحقہٗ عمل کرنے والے ایثار پیشہ افراد کے اور کوئی نہیں ملے گا جو عالمگیر پیمانہ پر لوگوں کو ان انقلاب انگیز اسلامی اوصاف سے متصف کرنے کی منظم ومربوط اور نتیجہ خیز مساعی میں ہمہ تن مصروف ہو۔ہر مسلمان ملک میں یا تو اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد ملیں گے جو ہلاکت کی طرف لے جانے والے مغربی طور طریقوں کے مطابق نام نہاد ترقی کے خواہاں ہیں یا دنیا کے معروضی حالات اور عالمی سطح پر پنپنے والے خطرات سے بے خبر رجعت پسند ملاں اور ان کے زیرِ اثر نیم خواندہ انبوہ کثیر کے افراد ملیں گے جو دنیا کو امن وآشتی کی فضاؤں کی طرف آگے لے جانے کی بجائے اپنے خود ساختہ طریقوں کے مطابق پیچھے کی طرف لے جانے والی سعی لاحاصل کے دلدادہ نظر آئیں گے۔پھر یہ متضاد نظریات اور عملی اطوار کے حامل دونوں گروہ ہر اسلامی ملک میں الگ الگ اپنے طور پر مصروف کار ہیں اور اپنے اپنے ملک کی سیاست میں الجھے ہوئے ہیں اور حکومت پر قبضہ کو اصلاحِ احوال کا ذریعہ سمجھتے ہیں اسی لئے ہر جگہ ایک دوسرے کے ساتھ تصادم کا شکار نظر آتے ہیں۔سیاست میں دخل اندازی اور باہمی تصادم کی کارفرمائی کے نتیجے میں ہر ملک کے اندر علیحدہ علیحدہ جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ حصول مقصد میں ناکامی کی وجہ سے رائیگاں جارہی ہیں اور کیوں نہ رائیگاں جائیں جبکہ کردار سازی سے دونوں ہی کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب اور افضل ترین رسول مقبول ﷺ کی پیشگوئی کے بموجب اپنے مبعوث کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خود قائم کیا ہے سیاست سے کنارہ کش رہتے ہوئے دنیا کے اکثر ممالک میں اعلائے کلمۂ اسلام کے کام میں مصروف ہے اور ہر قوم اور ہر ملک کے نو مسلموں کو اطاعتِ الٰہی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے انقلاب آفریں اسلامی اوصاف سے متصف کرنے کا اہم فریضہ انجام دینے میں مصروف ہے۔اسی لئے اس کی مساعی کے بین الاقوامی سطح پر نہایت خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔اور بیک وقت ہر ملک اور ہر قوم میں ایسی پنیری تیار ہو رہی ہے جس سے اطاعتِ الٰہی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے لہلہاتے ہوئے کھیت پورے کرۂ ارض کو ڈھانپ کر اس کی کایا پلٹ دیں گے۔اس طرح وہی بنی نوع انسان جو آج مغربی تہذیب کی ہلاکت آفریں ایجادات کی بدولت خودکشی کی سمت میں بڑی تیزی اور برق رفتاری سے بڑھ رہے ہیں وہ صلح وآشتی کے علمبردار بن کر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کا موجب بنیں گے۔

یہ ہمارے اندازے یا کھوکھلے دعوے نہیں ہیں بلکہ یہ امن کے اس شاہزادۂ والا تبار یعنی مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے جسے خدا نے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ وہ نوع انسانی کو خودکشی کی حرام موت سے نجات دلائے اور روئے زمین کے انسانوں کو ایسے اسلامی اوصاف سے متصف کرے کہ وہ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کا اہم اور عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیں۔یہ انقلاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غالب آنے سے ہی رونما ہوگا۔اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷، ۱۸)

خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان مامور و مرسل کے ماننے والے نہ صرف خود اطاعت الٰہی، ایمان ویقین اور حسن واحسان کے اسلامی اوصاف سے متصف ہیں بلکہ دنیا بھر میں اس مامور و مرسلؑ پر ایمان لانے والے دوسرے لوگوں کو بھی ان اوصاف سے متصف کرتے چلے آرہے ہیں۔وہ چونکہ ہنگامہ آرائی سے مبرا ہوتے ہوئے خاموش انقلاب برپا کرنے میں مصروف ہیں اس لئے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ انہیں اہمیت دینے اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے خاموش انقلاب کی تشہیر کرنے سے گریزاں ہیں اور یہ اپنے کام میں خاموشی سے مگن رہنے والے ایثار پیشہ افراد کروڑوں میں ہونے کے باوجود دنیا کے ہنگامہ پرور اربوں افراد کی نگاہوں سے ہنوز اوجھل ہیں۔لیکن یہ اپنی جگہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی مذکورہ بالا پیش خبری اول دن سے پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔یہاں تک کہ اب جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی ہے اور سال بہ سال ان کروڑوں میں کروڑوں ہی کا اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔یہ اضافہ توپ وتفنگ، طبلِ جنگ اور ہنگامہ پرور شور وآہنگ کے ذریعہ نہیں بلکہ نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے ہو رہا ہے۔جب یہ غلبہ اپنے کمال کو پہنچے گا یعنی کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے سب نیک فطرت لوگ توحید کی طرف کھنچے چلے آئیں گے تو ہلاکت خیز اور بربادی افگن ہتھیاروں اور ان کے پہاڑ نما انباروں کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔نہ صرف یہ کہ نوع انسانی کی اجتماعی خودکشی کے اعادہ کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائے گا بلکہ سب نیک فطرت انسان ابدی زندگی کے وارث قرار پائیں گے۔انسانیت کے سروں پر منڈلانے والے موت کے بھیانک سائے کالعدم ہو جائیں گے اور سمندروں کی لہروں کی طرح زندگی کی لہریں ٹھاٹھیں مارتی نظر آئیں گی۔لیکن دنیا کی کایا پلٹ دینے والے ایسے انقلاب چٹکی بجانے یا چھو منتر کی پھونک مارنے سے بپا نہیں ہوا کرتے۔یہ انقلاب پہلے غیر محسوس طور پر چلنے والی ہلکی ہلکی ہواؤں کی طرح ایک ابتدائی نقطہ کے طور پر جنم لیتے ہیں۔دنیا اپنے ہنگامہ پرور فتنوں کو ہوا دینے اور پھیلانے میں مشغول رہتی ہے جیسا کہ آجکل بھی وہ مشغول ہے لیکن وہ خدائی تقدیر کے مطابق انقلاب عظیم کی حامل چلنے والی ہلکی ہلکی ہواؤں اور ان سے پیدا ہونے والے غیر محسوس ارتعاش سے بے خبر ہوتی ہے جیسا کہ اب بھی ہے۔لیکن انقلابی تبدیلیوں پر نگاہ رکھنے والے دنیوی علوم کے ماہران ہلکی ہلکی ہواؤں اور ان سے پیدا ہوتے اور رفتہ رفتہ بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے والے ارتعاش کو بالآخر محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر اپنے اس احساس کو ظاہر کرنے لگتے ہیں۔مغرب کی اس ہنگامہ پرور گناہ آلود زندگی کے شور وغوغا میں سٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک کے پروفیسروں کی شائع ہونے والی جس کتاب کا ہم نے اس مضمون کے آغاز میں ذکر کیا ہے وہ دراصل جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے عالمگیر روحانی انقلاب کا احساس دلانے والی ایک غیر مرئی کوشش ہی تو ہے۔اس غیر مرئی کوشش کا کتابی شکل میں منظر عام پر آنا اس امر کا ایک (خواہ وہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو) عملی ثبوت ہے کہ وہ دن ضرور طلوع ہوگا جب اسلام کے روحانی انقلاب سے متعلق خدائے قادر وعزیز کا بار بار خبر دینے والا مذکورہ بالا کلام بہ تمام وکمال پورا ہوگا۔فسق وفجور کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا مغربی سمندر خشک ہو کر خدا کے نور سے بھرے گا اور ضرور بھرے گا اور یہ نور ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا۔خدا کے فضل کو کون ٹال سکتا ہے۔لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ (براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں):-

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" کا انٹرنیٹ ایڈیشن جماعت کی مرکزی ویب سائٹ "alislam.org" پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے بارہ میں اسی کالم میں (۱۱راگست ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں) ذکر خیر ہو چکا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸رجولائی ۲۰۰۱ء میں آپؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم مولانا محمد منور صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جس میں بیان شدہ بعض زائد امور ذیل میں پیش ہیں:-

حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحبؓ کو علم حدیث، تفسیر، فقہ، نحو اور طب یونانی میں خاص دسترس حاصل تھی اور آپؓ اردو، فارسی، عربی، پشتو اور پنجابی میں بلا تکلف گفتگو کر سکتے تھے۔ آپؓ نے کئی علماء کو حدیث کا علم سکھایا۔ لیکن آپؓ حد درجہ کے منکسر المزاج تھے۔ روحانی استفادہ کے لئے پہلے باولی شریف کے بزرگوں کے پاس پہنچے، پھر کئی سال حضرت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کی صحبت سے فیض اٹھایا، پھر حضرت پیر صاحب کوٹھہ شریف کی مریدی اختیار کی لیکن روحانی تسکین نہ ہوئی۔ جب "براہین احمدیہ" آپ کی نظر سے گزری تو اسے پڑھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ ۱۸۸۶ء میں آپ قادیان پہنچے لیکن حضورؑ اُس وقت ہوشیار پور میں مقیم تھے۔ پھر آپؓ ہوشیار پور پہنچے اور حضورؑ کی رہائشگاہ کا بڑی مشکل سے پتہ چلایا۔ وہاں پہنچ کر خادم کے ذریعہ اپنے نام اور مقصد سے اندر اطلاع بھجوائی۔ جب خادم اندر گیا تو آپ کو فارسی میں الہام ہوا کہ آپ نے جہاں پہنچنا تھا پہنچ گئے ہیں، اب یہاں سے نہ ہٹیں۔

خادم نے واپس آکر عدم فرصتی کی معذرت کی کہ پھر کسی وقت تشریف لائیں لیکن آپ نے کہا کہ میرا گھر دُور ہے اس لئے دروازہ پر ہی بیٹھ کر انتظار کرتا ہوں۔ اس پر خادم پھر اندر گیا تو اندر حضورؑ کو عربی میں الہام ہوا کہ مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ چنانچہ حضورؑ نے مہمان کو اندر لانے کی تاکید کی۔ آپ اندر آئے تو حضورؑ بہت خندہ پیشانی سے ملے۔ آپ نے چند روز وہاں قیام کیا اور حضورؑ کے حالات کا مشاہدہ کیا۔ پھر حضورؑ سے بیعت کے لئے درخواست کی لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ملا۔

جب مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مسیحیت پر کفر کا فتویٰ لکھا اور اس پر قریباً دوسو مولویوں نے دستخط کئے تو حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے بھی مشروط فتویٰ لکھا لیکن جلد ہی حضورؑ کی کتب پڑھنے کے بعد اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا اور اس کا اعلان بھی کر دیا۔ لیکن بٹالوی صاحب نے پہلے فتویٰ کی اشاعت ترک نہ کی۔ اس پر آپ نے انہیں ایک سخت خط لکھا کہ مجھ پر حق کھل گیا ہے۔ آپ صرف مغلوب النفسی کی وجہ سے پرانی باتیں شائع کر رہے ہیں جنہیں دیکھ کر دوسرا آدمی مغلوب الغیرت ہو کر برابر کا جواب دینے پر مجبور ہو سکتا ہے۔

بیعت کر لینے کے بعد آپؓ اکثر قادیان جایا کرتے۔ آپؓ وہاں زائرین کو دعوت الی اللہ کرتے، طباعت کے کام میں مدد دیتے اور پروف ریڈنگ کرتے۔ حضورؑ فرمایا کرتے "مجھے آپؓ کے آنے سے آرام ملتا ہے"۔ ایک بار حضورؑ کے ارشاد پر آپؓ نے خطبہ بھی دیا۔

آپؓ کی فدائیت بے مثال تھی۔ حضورؑ جب سیر سے واپس آتے تو آپؓ اپنے کندھے والی چادر سے حضورؑ کی نعلین مبارک صاف کر دیتے۔

قبول احمدیت کے بعد مخالفین نے آپؓ کو بہت ایذا پہنچائی اور آپؓ کی مالی حالت بھی بہت خراب ہو گئی۔ ایک بار سیالکوٹ میں کسی عورت نے چھت سے حضورؑ پر راکھ پھینکی جو آپؓ پر گری۔ اس پر آپؓ نے عالمِ محویت میں کہا: "پااے مائیں پا"۔ اسی طرح بعض شریروں نے آپکے منہ میں زبردستی گوبر ٹھونس دیا تو آپؓ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا "او برہانا! ایہہ نعمتاں کیتھوں"۔

عشق کے اسی بلند مقام کا ذکر حضورؑ نے اپنے ایک عربی شعر میں کیا ہے جس کا ترجمہ ہے: "اے میرے پیارے ربّ! تیری راہ میں جو مصائب و ابتلاء آتے ہیں، ان میں بھی ہم راحت و آرام پاتے ہیں اور وہ ہماری مسکراہٹیں ہم سے نہیں چھین سکتے"۔

۳رد سمبر ۱۹۰۵ء کو آپؓ کی وفات جہلم میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ کی وفات پر فرمایا: "ان کو ایک فقر کی چاشنی تھی۔ ...... ایک سوزش اور جذب ان کے اندر تھا اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے"۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

ماہنامہ "خالد" ستمبر ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر حافظ فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

محبتوں کے دائرے تھے پھیلتے چلے گئے
جو نفرتوں کے ڈھیر تھے سلگ سلگ کے رہ گئے
رفاقتوں کے سلسلے لقائے حسنِ یار تک
رقابتوں کے قافلے بھٹک بھٹک کے رہ گئے
ہمارے اشک جگمگا اٹھے ترے وجود میں
حضورِ شب اگرچہ ہم تڑپ تڑپ کے رہ گئے

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

نادر کاکوروی

مشہور شاعر منشی نادر علی خان کا تخلص نادر تھا۔ ۱۸۷۶ء میں ضلع لکھنو کے علاقہ کاکوری میں پیدا ہوئے اور ادبی دنیا میں نادر کاکوروی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ماہنامہ "خالد" ستمبر ۲۰۰۱ء میں ان کے حالات زندگی اور شاعری کی خصوصیات پر مکرم فرخ شاد صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

نادر کو اردو اور فارسی پر عبور حاصل تھا اور انگریزی زبان و ادب کا بھی اچھا مطالعہ تھا۔ انگریزی نظموں کے قابل رشک منظوم اردو ترجمے بھی کئے جو اُن کا زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ ان میں ٹامس مور کی نظم کا ترجمہ بھی شامل ہے جس کا نام ہے "اکثر شب تنہائی میں"۔ نیچرل شاعری کے جو طبع زاد نمونے انہوں نے چھوڑے ہیں، وہ نہایت ہی گرانمایہ ہیں۔ اُن کی زندگی متواتر حادثات سے عبارت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آخری زمانہ میں اُن کا کلام زیادہ پُرسوز اور درد انگیز ہو گیا تھا۔ ۲۰راکتوبر ۱۹۱۲ء کو ۴۵ سال کی عمر میں ملیح آباد میں انتقال کیا۔

اپنے بارہ میں انہوں نے کہا ہے:

نواسنجی کو کیا کچھ بلبلیں اس باغ میں کم تھیں
مجھے تکلیف ناحق دی چمن پیرائے عالم نے

نادر کو عامیانہ تغزل اور دقیانوسی خیالات سے نفرت تھی۔ اُن کے جذبات و محسوسات نہایت ارفع و اعلیٰ تھے۔ انہوں نے ایک جداگانہ راستہ اختیار کیا اور اس میں کامیاب ہوئے۔ اُن کا اکثر کلام فکرِ بلند پرواز کا نمونہ ہے۔ ان کا کلام "جذبات نادر" کے نام سے دو حصوں میں طبع ہو چکا ہے۔ کلام کی ایک خصوصیت درد و اثر ہے۔ زبان میں تکلّف نام کو نہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

اب نہ حسرت نہ یاس ہے دل میں
کوئی بھی اس مکان میں نہ رہا
کیا شکایت جو کٹ گئے گاہک
مال ہی جب دکان میں نہ رہا

چین ہے! کیا درحقیقت چین اس کا نام ہے؟
کیا شبابِ چند روزہ کا یہی اِک کام ہے؟
عیش کہتا ہے اسے، سمجھا نہ تُو مفہوم عیش
تیرتی ہے بحرِ غم پر کشتی موہوم عیش
تیری کشتی گرچہ او کشتی نشیں! جاتی ہے تیز
کشتی عمر رواں اس سے کہیں جاتی ہے تیز
بس ہوا و حرص کی موجوں کو اپنے ساتھ روک
ٹھہر، کشتی پھیر، ہتے چھوڑ، اپنے ہاتھ روک
ہے حباب بحر کی مانند انجام حیات
ایک غوطہ کھاتے ہی لبریز ہے جامِ حیات

زندگی کیا ہے بس اک دَورِ تسلسل کا ہے نام
یہ امیدوں کی سحر اور آہ یہ حرماں کی شام
اک سمندر کا سفر ہے ہم کو اس دن رات میں
تیرتی جاتی ہے کشتی نور اور ظلمات میں
کون جانے لے چلے کس راہ پر قسمت مجھے
یعنی دے عزت مجھے یا آہ! دے ذلت مجھے
لائے جنس بے بہا بھی ہم تو کیا لائے یہاں
اٹھ گئے بازار سے گاہک تو ہم آئے یہاں

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

انٹرویو: نوجوان احمدی مسلم تیراک مکرم منور لقمان صاحب

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ستمبر ۲۰۰۱ء میں عالمی سطح پر ابھرتے ہوئے احمدی تیراک مکرم منور لقمان صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ آپ ۲۴راکتوبر ۱۹۷۸ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ربوہ کے سوئمنگ پول میں دس سال کی عمر میں تیراکی شروع کی اور مقابلوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ ۱۹۹۱ء میں ضلعی سطح پر منتخب ہوئے۔ ۱۹۹۲ء میں پنجاب کی سطح پر حصہ لیا۔ ۱۹۹۳ء میں انٹرڈویژنل مقابلوں میں چار فرسٹ اور تین سیکنڈ پوزیشنیں لے کر بہترین تیراک کا اعزاز حاصل کیا۔ اسی سال صوبائی سطح کے مقابلوں میں حصہ لیا اور دو مقابلوں میں سیکنڈ آئے۔

۱۹۹۴ء میں لاہور میں نیشنل چیمپئن شپ میں حصہ لیا اور تین طلائی اور دو کانسی کے تمغے حاصل کئے۔ اسی سال صوبائی مقابلوں میں دو نئے ریکارڈ قائم کئے۔ ۱۹۹۵ء میں سیف گیمز میں ٹیم ایونٹس میں کانسی کا میڈل حاصل کیا۔ اسی سال انٹرڈویژنل میں پانچ گولڈ میڈل حاصل کر کے بہترین تیراک قرار پائے اور ۱۹۹۵ء میں ہی نیشنل چیمپئن شپ کے بھی بہترین تیراک قرار پائے۔ اس میں سات طلائی تمغے حاصل کئے جن میں سے ایک نیا قومی ریکارڈ تھا۔ ۱۹۹۹ء میں نیپال میں ہونے والے سیف گیمز میں بھی میڈل حاصل کیا۔

آپ اب تک تیس سے زائد طلائی، پچاس کے قریب نقرئی اور ستر سے زائد کانسی کے تمغے حاصل کر چکے ہیں اور لئے مختلف ٹرافیاں، شیلڈز اور بے شمار سندات بھی جیت چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ترقیات کو بڑھاتا چلا جائے۔ اللّھمّ زد بارك۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

جالینوس (Galen)

۱۳۰ء میں ایشیائے کوچک میں رومی صوبے کے دارالحکومت "پرگامون" میں عظیم طبیب جالینوس کی پیدائش ہوئی۔ یہ شہر مجسمہ سازی اور عظیم لائبریری کے باعث مشہور تھا۔ جالینوس کے والد نائکن ایک دولتمند کسان اور مروجہ علوم کے ماہر تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو بہترین اساتذہ سے تعلیم دلوائی اور پھر اپنے ایک خواب کی بنیاد پر جالینوس کو ڈاکٹر بننے کی اجازت دی۔ جالینوس کے بارہ میں ایک مختصر مضمون ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

اکتوبر ۲۰۰۱ء میں مکرم طارق حیات صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

جالینوس کی عمر بیس سال تھی جب آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ چنانچہ جالینوس اسکندریہ چلے گئے اور چار سال وہاں طب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس پرگامون آگئے۔ چند سال کے بعد روم چلے گئے۔ وہاں ابتدائی ناکامیوں کے بعد سخت مایوس تھے کہ رومی قونصل کے صدر فیلوس کی بیوی بیمار ہوگئی۔ اُس کا علاج جالینوس نے کیا تو وہ جلد ہی ٹھیک ہوگئی اس طرح جالینوس کی طبی مہارت کا اعتراف اعلیٰ سطح پر ہونے لگا۔ فیلوس نے جالینوس کو لیبارٹری قائم کرنے کے لئے مالی مدد بھی دی چنانچہ جالینوس نے علم الاعصاب اور علم العضلات پر اہم تحقیقات کیں۔

جالینوس نے تیس سال تک روم میں تحقیق و تصنیف میں گزارے۔ آپ نے مرکزی عصبی نظام اور دماغ کی اصل حیثیت سے دنیا کو آگاہ کیا۔ گویائی کے اصل مقام، حرام مغز کی حقیقت اور فالج کے متعلق بھی پہلی مرتبہ تحقیق کی۔ آپ نے قریباً چار سو رسالے تصنیف کئے۔ ۱۶۸ء میں شہنشاہ روم مارکس اوریلیس نے جالینوس کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جالینوس واحد ڈاکٹر ہے جو احمقانہ روایات اور تنگ نظری کا شکار نہیں ہے۔

جالینوس کے نظریات سولہویں صدی تک رائج رہے۔ انہوں نے اپنے آخری ایام اپنے آبائی وطن "پرگامون" میں گزارے اور ۱۹۹ء میں وہیں وفات پائی۔

مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کھاریاں کی بنیاد رکھی گئی تو محترمہ حافظہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ فضل دین صاحبؓ کو صدر مقرر کیا گیا۔ وہ یہ خدمت ۱۹۴۸ء میں اپنی وفات تک بجالاتی رہیں۔ پھر ان کی بیٹی مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کے سپرد یہ خدمت ہوئی اور انہوں نے ۴۲ سال تک یہ فرض سرانجام دیا۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کا مختصر ذکر خیر آپکی بیٹی مکرمہ طاہرہ جبین صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸؍جولائی ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔

آپ ۱۹۰۹ء میں کھاریاں میں پیدا ہوئیں۔ ۱۹۲۸ء میں آپ کی شادی مکرم چودھری فضل الٰہی صاحب سے ہوئی جو ۱۹۳۲ء میں حضرت حافظ فضل دین صاحبؓ کی وفات کے بعد امیر جماعت کھاریاں مقرر ہوئے۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ نے ممبرات کی تعلیم و تربیت میں مثالی کردار ادا کیا۔ مقامی احمدیہ مسجد کی توسیع کے لئے اپنے گھر کا ایک حصہ پیش کردیا۔ ۱۹۴۷ء میں احمدیوں کی آبادکاری اور اُن کی امداد میں بہت خدمت کی۔ لجنہ کی طرف سے ضلع گجرات کے کئی تربیتی دورے کئے۔ ۱۹۷۰ء میں بیماری کے باعث خدمات کا تسلسل جاری نہ رکھ سکیں۔ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ۶۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مستری محمد دین صاحب

ہفت روزہ "بدر" قادیان ۶؍ستمبر ۲۰۰۱ء میں مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم حکیم بدرالدین عامل صاحب رقمطراز ہیں کہ آپ حضرت میاں عمردین صاحبؓ کے ہاں موضع سیکھواں میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم پائی پھر قادیان میں معماری کا کام سیکھا۔ ۱۹۳۹ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر فوج میں بھرتی ہوگئے اور جنگ عظیم دوم کے اختتام پر واپس آکر قادیان میں نئے سائیکلوں کی دوکان کھول لی۔ ۱۹۴۷ء میں یہ دوکان لوٹ لی گئی۔

اسی دوران آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے درویشان میں شامل ہونے کے لئے خود کو پیش کردیا۔ آپ کی پیشکش قبول ہوئی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنا عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ قادیان میں آباد رہنے کا عہد تھا، زندہ حالت میں بھی اور مر کر بھی۔ یعنی اگر حالات ایسے ہوجائیں کہ زندہ رہنا ناممکن ہوجائے تو بھی ان مقامات مقدسہ کو نہیں چھوڑنا بلکہ اپنی لاشوں سے انہیں آباد رکھنا ہے۔

۱۹۵۵ء میں بارشوں اور سیلاب سے قادیان کے اکثر گھروں کو نقصان پہنچا۔ ایسے وقت میں جو وہاں کوئی انجینئر یا اوورسیئر نہ تھا، مکرم مستری صاحب کی نگرانی اور مشورہ سے تعمیرات دوبارہ ہوئیں۔ آپ نے کئی افراد کو معماری کے کام کی تربیت بھی دی۔

آپ کے بڑے بیٹے مکرم مولوی حمیدالدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ آپ کی زندگی میں ہی اچانک وفات پاگئے۔ آپ نے اس عظیم صدمہ کو بڑی پامردی سے برداشت کیا۔ آپ موصی تھے۔ ۳۰؍مارچ ۱۹۹۷ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

محترم مولانا بشیر احمد خادم صاحب

ہفت روزہ "بدر" قادیان ۶؍ستمبر ۲۰۰۱ء میں محترم مولانا بشیر احمد خادم صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سید قیام الدین برق صاحب مبلغ سلسلہ رقمطراز ہیں کہ آپ ایک عاشق احمدیت عالم دین اور سچے داعی الی اللہ تھے۔

مَیں نے کئی تبلیغی مواقع پر آپ سے راہنمائی حاصل کی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ علم کو بڑھانے کے لئے ہر داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے خطبات کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرے۔ اس کے اندر معلومات کا اتھاہ ذخیرہ ہوتا ہے اور اس کے مطالعہ سے ایک مبلغ بہت ساری کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہوجاتا ہے۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ عام طور پر کسی پرانی جماعت میں تعیناتی کو مبلغین پسند کرتے ہیں کہ اطمینان سے احمدی بھائیوں کی تربیت کریں گے لیکن مَیں اس کو پسند نہیں کرتا۔ مبلغ کو چاہئے کہ وہ شیر کی طرح بنے اور خود اپنی کوششوں سے، نئے نئے علاقوں کی طرف بے خوف وخطر توکل علی اللہ کرتے ہوئے نکل پڑے اور نئی نئی جماعتیں بناکر اپنی بہادری کا ثبوت دے۔

جب آپ بھاگلپور میں بحیثیت مبلغ متعین تھے تو آپ نے مربی ہاؤس کے باہر ایک انعامی بورڈ لٹکا رکھا تھا۔ یہ طریق کار ایک مفید ذریعہ تبلیغ بن گیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر مبلغ کو چاہئے کہ موقع اور محل کے مطابق نئی تدابیر اختیار کرے۔

مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تدریس کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ آپ طلباء کا غایت درجہ اکرام کرتے تھے۔ ضیافت کا وصف آپ میں خوب موجود تھا اور فراخ دلی سے معاملہ کرنے میں ایک لذت محسوس کرتے تھے۔ اسی طرح جب بھی کہیں دورہ پر جاتے تو لاچار بیوگان اور یتامیٰ کی حسب توفیق مالی خدمت بجالاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ دائیں ہاتھ سے دیتے تو بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوتا۔ یہ خدمت آپ کو بارہا ملی کیونکہ لمبا عرصہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت رہنے کی وجہ سے بے شمار دورے آپ نے فرمائے۔

محترم قریشی قمر احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ یکم ستمبر ۲۰۰۱ء میں محترم قریشی قمر احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب لکھتے ہیں کہ محترم قریشی صاحب ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۴ء تک ماڈل ٹاؤن لاہور کی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ آپ نے اپنی کوٹھی کا بیرونی حصہ جماعت کے لئے مخصوص کردیا تھا جہاں لمبا عرصہ پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا ہوتی رہیں۔ جب یہ جگہ تنگ ہوگئی تو پھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی کوٹھی میں نمازیں جاری رہیں۔ بعد میں جب یہ جگہ بھی تنگ ہوگئی تو محترمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چودھری بشیر احمد صاحب نے اپنا پلاٹ مسجد کے لئے وقف کردیا۔ اس پلاٹ پر مسجد کی تعمیر کے لئے نقشہ جات کی تیاری، منظوری اور تعمیراتی کاموں کے لئے جماعتی طور پر مکرم قریشی قمر احمد صاحب کو ذمہ داری سپرد کی گئی اور آپ نے اس ذمہ داری کو نہایت احسن طریق پر نبھایا۔ ۲۶؍جون ۱۹۶۸ء کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مکرم قریشی صاحب کی ماہرانہ صلاحیتوں کے باعث مسجد کی تعمیر بجٹ سے کم لاگت پر پایہ تکمیل کو پہنچی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مسجد دیکھنے کے بعد خاص طور پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

آپ انتہائی سادہ اور وضع دار انسان تھے۔ اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت سے نوازا تھا لیکن سائیکل ہی استعمال کرتے۔ دوستوں کے توجہ دلانے پر جواب دیتے کہ کار کے اخراجات میں بچت کرکے جماعت کے کئی کام ہوسکتے ہیں۔ آپ نہ صرف احمدیوں میں بلکہ غیروں میں بھی نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کے باعث آپ کا احترام کیا جاتا تھا۔ ایک بار جب احمدیہ ہوسٹل کے بعض طلبہ کو پولیس نے بلاوجہ پکڑ لیا تو کئی احمدیوں کے ضمانت دینے کے باوجود پولیس نے ضمانت نہ لی۔ لیکن جب قریشی صاحب وہاں پہنچے تو SHO اپنی جگہ سے اُٹھ کر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ بہت سچے اور شریف انسان ہیں۔ اگر آپ ضمانت دیں تو مَیں لڑکوں کو رہا کردوں گا۔ چنانچہ آپ کی ضمانت پر لڑکے رہا ہوگئے۔

ایک مرتبہ آپ ربوہ سے لاہور آرہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ بس رُکی تو خربوزے بیچنے والوں کے ہجوم نے بس پر دھاوا بول دیا۔ وہ سب چیخ چیخ کر اپنے خربوزوں کے میٹھا ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔ جب ایک خربوزے والے نے صدا لگائی کہ پھیکے خربوزے لے لو۔ تو قریشی صاحب اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی عزیزہ سے کہنے لگے کہ ابھی خربوزوں کا موسم شروع نہیں ہوا اور خربوزے میٹھے نہیں ہوسکتے۔ یہ سب لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور صرف وہ ایک شخص سچ بول رہا ہے۔ پھر آپ اٹھے اور اُس شخص کے سارے خربوزے یہ کہتے ہوئے خرید لئے کہ شاید میرے اس برتاؤ پر دوسرے لوگ بھی سچ کو زندگی کی بنیاد بنالیں۔

آپ کے دوست آپ سے کہتے کہ آپ کتنے اچھے اور نیک انسان ہیں، کاش آپ قادیانی نہ ہوتے! آپ جواب دیتے کہ مَیں اچھا انسان صرف اسی وجہ سے ہوں کہ احمدیت نیک اور اچھا انسان بنادیتی ہے۔

آپ کی اہلیہ نے سینکڑوں بچوں اور بچیوں نے قرآن شریف پڑھایا۔ حتیٰ کہ غیراحمدیوں کی مقامی مسجد کے پیش امام حافظ فضل الرحمن صاحب نے بھی اپنے گھر کے بچوں کو آپ ہی کے گھرانے سے قرآن پڑھوایا۔ جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی جاتی تو وہ برملا کہتے کہ جس دلسوزی، محنت اور صحیح تلفظ کے ساتھ وہ بچوں کو پڑھاتی ہیں، میری نظر میں اس سے بہتر پڑھانے والی کوئی اس علاقہ میں نہیں۔

آپ ایک مہمان نواز انسان تھے۔ جب تک احمدیہ مسجد تعمیر نہیں ہوئی تو مربی سلسلہ کا قیام آپ ہی کے ہاں ہوتا۔ دور دراز سے آنے والے کئی طلبہ اور کئی دوسرے لوگ بھی مدتوں آپ کے ہاں قیام کرتے اور اپنے گھر کا آرام پاتے۔ جلسہ سالانہ سے پہلے کراچی وغیرہ سے مہمان پہلے آپ کے پاس لاہور پہنچتے اور پھر آپ کے ہمراہ بس کے قافلہ میں ربوہ روانہ ہوتے۔ لوگ آپ کی معیت میں رہنا خوش نصیبی سمجھتے تھے۔

اعزازات

☆ مکرمہ سدرہ سیف صاحبہ جنرل سائنس گروپ کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں فیڈرل بورڈ آف اسلام آباد میں دوم آئی ہیں۔

☆ مکرمہ وجیہہ احمد صاحبہ Humanities Group میں F.A. میں بلوچستان میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرمہ ہدیٰ ہارون صاحبہ میٹرک (سائنس) کے امتحان میں سرگودھا بورڈ میں سوم آئی ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

05/07/2002 – 11/07/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 5TH July 2002
5 Wafa 1381
23 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Yassarnal Quran No. 23 With Qaari Muhammad Ashiq Sb. Presentation MTA Pakistan
01.30	Majlis Irfaan: Rec.18.08.00 With Urdu Speaking Friends
02.25	MTA Sports: All Rabwah Volleyball Tournement.
03:25	Around The Globe: Documentary on stories from the Holy Land. Presentation MTA USA
04.25	Seerat-un-Nabi (SAW): Pro. No.49 Host: Saud A. Khan Sb.
04.55	Homoeopathy Class: No.83
06.05	Tilaawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.160 Rec.14.05.96
07.35	Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw). Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.35	Majlis Irfaan: ®
09.30	Taa'ruf: Interview with Mirza Muzaffar Ahmad Sb.
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Seerat-un-Nabi (SAW) : ®
12.00	Friday Sermon: Live
13:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00	Bangla Mulaaqaat: Rec.25.06.02
15.05	Friday Sermon: Rec.05.07.02 ®
16.05	Yassarnal Quran: No 23 ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqaa Ma'al Arab: No.160 ®
19.40	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40	Majlis-e- Irfan:®
21.35	Friday Sermon: Rec 05.07.02 ®
22.35	Dars-e-Hadith.
22.50	Homeopathy Class No.83 ®

Saturday 6th July 2002
6 Wafa 1381
24 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00	Yassarnal Quran No.22
01.25	Q/A Session: With English Speaking Friends
02.35	Kehkashaan: Topic 'Importance of the books Of the Promised Messiah' Host: Meer Anjum Parvez Sb.
03.20	Urdu Class: Lesson No.427 – Rec.06.11.98
04.35	Le Francais C'est Facile: No.24
05.00	German Mulaaqaat: Rec:26.06.02
06.05	Tilawat, News,
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.161 Rec 15.05.96
07.35	French Service: Various Prog. In French
08.25	Dars-ul-Qur'an: Session No.22 Rec.15.02.96
10.00	Indonesian Service.
11.00	Kehkashaan: ®
11.30	Safar Hum Nay Kiya: Visit to Muree
12.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.55	Urdu Class: Lesson No.427 ®
14.10	Bengali Shomprochar: Various Items
15.10	Children's Class: With Hazoor Rec 06.07.02
16.15	French Service: ®
17.00	German Service: Various Items in German
18.05	Liqaa Ma'al Arab: No. 161 ®
19.10	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.00	Yassarnal Qur'an: ®
20.25	Q/A Session: ®
21.25	Children's Class: With Hazoor ®
22.25	German Mulaaqaat: Rec.26.06.02 ®
23.25	Safar Hum Nay Kiya ®

Sunday 7th July 2002
7 Wafa 1381
25 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00	Children's Class: With Hazoor Rec.24.03.01 – Part 2
01.30	Q/A Session: In Urdu - Rec.23.12.94
02.35	Discussion: Jama'at-e-Ahmadiyya and Service to the Holy Qur'an
03.30	Friday Sermon: Rec.05.07.02 ®
04.25	Urdu Asbaaq: Learning how to read and write Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 21
04.55	Lajna Mulaaqaat: Rec: 23.06.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.40	Liqaa Ma'al Arab: Session No.162 Rec.16.05.96
07.50	Spanish Service: F/S delivered by Huzoor With Spanish Translation Rec:18.09.98
08.55	Moshaa'irah: An evening with various poets
09.35	Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz pro. No.21
10.10	Indonesian Service.
11.10	Discussion Hosted by Dean M. Shahid Sb. Jamaat-e-Ahmadiyya & service to the Holy Qur'an. ®
12.05	Tilawat, Seerat Un Nabi (saw), News
13.00	Majlis-e-Irfaan : With Hazoor
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.05	Lajna Mulaaqaat: Rec.23.06.02 ®
16.05	Friday Sermon: Rec 07.06.02. ®
17.05	German Service: Various Items
18.10	Liqaa Ma'al Arab:16.05.96 ®
19.20	Arabic Service: Various Items
20.20	Children's Class: Rec. 24.03.01 ®
20.50	Question and Answer: ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.55	Moshaa'irah: ®
22.35	Lajna Mulaaqaat: ®
23.35	Tehrik-e-Ahamdiyyat: ®

Monday 8th July 2002
8 Wafa 1381
26 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
00.50	Kudak: No.29 Presentation MTA Pakistan
01.10	Hikaayaate Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.25	Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec:16.03.96.
02.25	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
03.00	Urdu Class: Lesson No.428 – Rec.07.11.98
04.25	Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou.
04.55	French Mulaqaat. Rec. 01.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.169 Rec:04.06.96
07.30	Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
08.10	Spotlight: Urdu speech by Muzafar Hafeez Ahmad Sb.
08.45	Q/A session. Rec:16.03.96. ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
09.50	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz about the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.20	Indonesian service.
11.20	Safar Hum Nay Kiya: visit to 'Ghorha Gali' In Pakistan.
12.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
12.50	Urdu Class: No. 428 ®
14.15	Bangla Shomprochar
15.20	French Mulaaqaat: Rec 01.07.02 ®
16.20	French Service
17.20	German Service
18.20	Liqaa Ma'al Arab: Rec:04.06.96 ®
19.20	Arabic Service.
20.20	Kudak: ®
20.40	Question and Answer Session: ®
21.50	Ruhaani Khazaa'en.
22.20	French Mulaaqaat: ®
23.20	Safar Hum Nay Kiya: ®

Tuesday 9th July 2002
9 Wafa 1381
27 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.00	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
01.35	Ilmi Khatabaat: Urdu Speech by Mau. Jalal-ud-Din Shams Sb.Topic 'The status of Muhammad (saw) in the eyes of Hadhrat Hadhrat Masih Maud (AS)' delivered at the occasion of the Jalsa Salana, Rabwah, Pakistan in 1956.
02.30	Medical Matters: A discussion on 'Nutrition' – Host: Syed Qasim-ul-Islam. Part 3
03.05	Around the Globe: A documentary in English about 'Sweden's natural beauty'. Courtesy of MTA USA
04.05	Lajna Magazine: Programme No.20
05.00	Bengali Mulaaqaat: Rec.02.07.02
06.05	Tilawat, MTA International News
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.170 Rec. 05.06.96
07.40	MTA Sports: All Rabwah Volley ball final Competition between Basalat gp & Shafqat gp
08.40	Dars-ul-Qur'an: Rec.17.02.96 - Class No.23
10.10	Indonesian Service.
11.10	Medical Matters : Discussion on the topic: "Nutrition" part 3®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.50	Q/A Session: With English Speaking Friends
14.00	Bangla Shomprochar.
15.05	German Mulaaqaat: Rec.26.06.02
16.05	French Service:
17.10	German Service:
18.15	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.25	Arabic Service.
20.25	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
20.50	Ilmi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwah, Pakistan in 1956. ®
21.45	Around The Globe: ®
22.55	From The Archives: F/S Rec.03.03.98

Wednesday 10th July 2002
10 Wafa 1381
28 Rabi-al-Sani 1423

00.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00	Children's Corner: Guldastah No.40
01.30	Reply to Allegations: With Hazoor In Urdu – Rec.25.01.94
02.05	Spotlight: Speech by Mirza K. Ahmad on the occasion of Jalsa Yaum-e-Khilafat
02.30	Hamaari Kaa'enaat: Prog. No.16 Topic ' Telescopes and rockets'
03.15	Urdu Class: With Hazoor. No. 429 Rec. 11.11.98
04.25	Video Report: A special Prog. Showing the Inauguration of a new building for Jamia Ahmadiyya, Rabwah
05.10	Children's Mulaaqaat: Rec.01.12.00
06.10	Tilaawat, MTA News.
06.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.171 Rec: 06.06.96
07.35	Swahili Service: F/S Rec:06.02.98 in Swahili Language.
09.10	Reply to Allegations ®
09.45	Spotlight ®
10.15	Indonesian Service.
11.15	Video Report: ®
12.05	Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50	Urdu Class: ®
14.00	Bangla Shomprochar
15.05	Children's Mulaaqaat: rec. 01.12.00
16.00	French Mulaaqaat: Rec.02.10.00
17.00	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.05	Arabic Service: Various Items In Arabic
20.05	Guldastah: Programme No.40 ®
20.30	Reply to Allegations: ®
21.10	Spotlight: ®
21.30	Hamaari Kaa'enaat: Programme No.16 ®
22.00	Mulaaqaat: Q & A Rec:01.12.00 ®
23.00	Video Report: ®

Thursday 11th July 2002
11 Wafa 1381
29 Rabi-al Sani 1423

00.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
01.00	Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30	Q/A Session: Rec. 24.09.95 with guests in Nunspeet Holland
02.35	MTA Lifestyle: Hunar. Programme giving tips on how to decorate using dry flowers
03.05	Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare "mince samosas."
03.15	Canadian Horizon: Children's Class No.27 Presentation MTA Canada
04.25	Computers for Everyone: Topic: 'DOS Operating system' , Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan.
04.55	Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.261 – Rec.28.07.98
06.05	Tilawat, MTA International News.
06.30	Liqaa Ma'al Arab: Session No.159 Rec.09.05.96
07.30	Sindhi Service: F/S 13.06.97 in Sindhi language.
08.35	Question & Answer Session: ®
09.35	Spotlight.
10.20	Indonesian Service.
11.20	MTA Travel: A visit to'Istanbul, and Various landmarks in Turkey' –Part 2
11.50	Al Maa'idah: ®
12.05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50	Q/A Session Rec:23.12.94.
13.55	Bangla Shomprochar: Rec 09.08.96
15.00	Tarjamatul Qur'an Class no. 261 ®
16.00	French Service.
17.00	German Service.
18.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.159 ®
19.05	Arabic Service.
20.05	Children's Waqfeen-e-Nau Prog: ®
20.35	Question & Answer ®
21.45	MTA Lifestyle: Hunar ®
22.15	Al Maai'dah ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: No.261 ®
23.30	MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, July 05, 2002 | Issue No. 27

لجنہ اماء اللہ نیروبی (کینیا) کی

دس روزہ تربیتی کلاس اور سالانہ اجتماع

(بشارت احمد طاھر۔ مربی سلسلہ کینیا)

لجنہ اماء اللہ نیروبی شہر کو امسال ۱۲ر تا ۲۱ر اپریل ۲۰۰۲ء کو دس روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کلاس مسجد سے ملحق احمدیہ ہال میں ہوتی رہی جس کی روزانہ اوسطاً حاضری ۴۰ تا ۵۰ ممبرات (لجنہ + ناصراتؔ) پر مشتمل تھی۔ نیروبی شہر کے علاوہ قریبی چھ حلقہ جات سے بھی ممبرات باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتی رہیں۔ جن میں Kasarani، Dandore، Saba Mail اور ساؤتھ بی قابل ذکر ہیں۔ باہر سے آنے والی اکثر ممبرات نومبایعین تھیں۔ بعض حلقے کافی دور تھے جہاں سے روزانہ آنا جانا کافی اخراجات چاہتا تھا اور وہاں کے غریب لوگ اس کے متحمل نہیں ہوسکتے تھے۔ محترم امیر صاحب نے گاڑی اور ڈرائیور کا بندوبست کیا جو ممبرات کو لانے اور لے جانے کی ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا۔ اسی طرح بعض حلقہ جات سے آنے والوں کے کرائے کا انتظام کیا گیا۔

کلاس کا انتظام

تعلیمی نصاب، ڈیوٹیز کی تقسیم غرضیکہ ہر چیز تیار کر کے چھپوا کر بروقت متعلقہ اشخاص اور حلقوں تک پہنچادی گئی تھیں۔

۱۲ر اپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں اس کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اور اس کی افادیت سے احباب کو آگاہ کیا۔ اور اس کی کامیابی کے لئے تمام لجنہ کو بھرپور تعاون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسے دوسری جماعتوں کے لئے مشعل راہ قرار دیا۔

یہ کلاس صبح ساڑھے نو بجے سے لے کر شام پانچ بجے تک جاری رہتی جس میں زیادہ تر حاضری نومبایعین کی رہی۔ نصاب میں اس بات کو مد نظر رکھا گیا تھا کہ زیادہ تر بنیادی دینی معلومات، ارکان اسلام، قاعدہ یسرنا القرآن، نماز اور اس کے مسائل، بنیادی اختلافی مسائل، اسلام اور احمدیت کا تعارف، عام بنیادی اخلاقی باتیں وغیرہ سکھائی جائیں۔

پروگرام کلاس

کلاس کا آغاز ساڑھے نو بجے درس قرآن کریم سے ہوتا جو مکرم امیر صاحب کے علاوہ خاکسار اور مکرم محمد افضل صاحب ظفر مربی سلسلہ باری باری دیتے رہے۔

اس کے بعد درس حدیث ہوتا جس میں حدیث کی اہمیت، مشہور کتب، مؤلفین حدیث، حدیث اور سنت میں فرق وغیرہ کے علاوہ مختلف موضوعات پر خاکسار اور برادرم محمد افضل ظفر صاحب مربیان سلسلہ، معلم جمعہ طاہر صاحب اور معلم عثمانی نڈورو صاحب درس دیتے رہے۔

ان درسوں میں اختلافی مسائل (وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعودؑ) کے علاوہ عام تربیتی، معاشرتی، اصلاحی اور اخلاقی پہلو مد نظر رکھے گئے۔

اس کے بعد قرآن کریم ناظرہ اور نماز کا پیریڈ ہوتا جس میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ مع صحت تلفظ، نماز سادہ و ترجمہ نماز، دعا قنوت، دعاء جنازہ اور اس کے مسائل سکھائے جاتے رہے۔ تدریس کے فرائض لجنہ نیروبی کی بعض ممبرات انجام دیتی رہیں۔

نماز ظہر اور کھانے کے وقفہ ہوتا جس کا انتظام محترمہ شمیم بٹ صاحبہ اور محترمہ صبیحہ قریشی صاحبہ کے سپرد تھا جو ہر وقت بہترین کھانا پکا کر مہمانوں کو کھلاتی رہیں۔ جزاھم اللہ۔

دوسرا سیشن

دو بجے بعد دوپہر دوسرے سیشن کا آغاز ہوتا جس میں دینی معلومات کے علاوہ روزمرہ پیش آمدہ مسائل سکھائے جاتے رہے۔ مثلاً بچوں کی تربیت، جمعہ کی اہمیت اور آداب، قبولیت دعا اور اس کی اہمیت وفضیلت، اسلام میں عورت کا مقام، لجنہ اماء اللہ کا قیام اور ہماری ذمہ داریاں، تجہیز و تکفین۔ محترمہ امتہ القیوم اظہر صاحبہ نے ایک گڑیا کو نہلا کر اور کفن پہنا کر تجرباتی طور پر لجنہ کو بتایا کہ کیسے مردہ کو نہلایا اور کفنایا جاتا ہے اور کتنے کپڑوں میں دفنایا جاتا ہے۔

اس سیشن کو کامیاب بنانے میں محترمہ بلقیس چیمہ صاحبہ کافی ممد ثابت ہوئیں۔ انہیں سواحیلی زبان اچھی طرح آتی ہے اور ملک کی اپنی زبان میں اس کے ساکنین کو اچھی طرح سمجھایا جا سکتا ہے۔ آپ کو بعض انگریزی تقاریر کی سواحیلی ترجمانی کی بھی توفیق ملتی رہی۔

ان پروگراموں کے علاوہ آخر پر روزانہ آدھ گھنٹہ کی ایک تقریر مختلف عناوین پر ہوتی۔ معلم عثمانی ڈورو نے "سیرت النبی ﷺ" پر تقریر کی۔ خاکسار نے "تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں" اور برادرم افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ نے "واقعہ محرم حقائق کے آئینہ میں"، ڈاکٹر سمیرہ قریشی صاحبہ نے "مشرقی افریقہ میں پائی جانے والی دو خطرناک بیماریاں۔ ملیریا، ایڈز اور ان سے بچاؤ کے طریقے" پر آسان زبان میں لیکچر دیا۔

ایک دن مجلس سوال وجواب بھی ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے خواتین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئے۔ خواتین نے خانگی، دینی اور قانونی سوالات کئے۔ یہ پروگرام تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کلاس کے دوران میں لجنہ کو مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دعائیں اور قرآنی سورتیں بھی یاد کروائی گئیں۔ خاص طور پر سورۃ البروج بھی زبانی یاد کروائی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اردو نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدی یہی ہے" افریقن بچیوں نے حفظ کر کے اس پرسوز ترنم اور سریلی آواز سے گائی کہ ایک سماں بندھ گیا اور دل فرط جذبات سے عش عش کر اٹھے۔

ساڑھے چار بجے اس دوسرے سیشن کا اختتام ہوتا۔ نماز عصر باجماعت ہوتی۔ تمام بہنوں کی چائے اور حسب توفیق لوازمات وغیرہ سے تواضع کی جاتی۔

کلاس کے آٹھویں دن تمام ممبرات کا امتحان لیا گیا جو انہوں نے اچھے نمبروں پر پاس کیا۔

❁❁❁......❁❁❁

اجتماع لجنہ اماء اللہ

مورخہ ۲۰ر اپریل بعد از نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کینیا کا دو روزہ اجتماع شروع ہوا۔

اس اجتماع کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ صدر لجنہ اماء اللہ کینیا مسز صبیحہ قریشی صاحبہ کے افتتاحی کلمات کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں تلاوت، نظم، حفظ قرآن، حفظ ادعیہ اور تقاریر کے مقابلے شامل تھے۔ یہ مقابلہ جات نماز عصر تک جاری رہے۔ نماز عصر کے بعد اجتماع کے پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۱ر اپریل کی صبح کو باقی ماندہ مقابلہ جات کروائے گئے جو دوپہر تک جاری رہے۔ دوپہر کو حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ نماز ظہر وعصر جمع ہوئی اور اسکے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد محترمہ شاہدہ انصاری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نیروبی نے کلاس کی رپورٹ پیش کی اور تمام حاضرین، انتظامیہ، اساتذہ کا ان کے بہترین تعاون پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم کئے۔ محترمہ بلقیس چیمہ صاحبہ نے سورۃ البروج یاد کرنے والی بہنوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "A Man of God" تحفۃً پیش کی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے کلاس کے کامیاب انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سب کو مبارکباد دی اور دعا کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

WWW.ALISLAM.ORG
WATCH MTA
LIVE 24/7
VISIT
ALISLAM
BOOKSTORE
ORDER ROHHNI
KHAZAIN CDs
AND MUCH
MUCH
MORE.......

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔